

علا علیہ السلام
مکتبہ انوار اسلامیہ
لاہور

خیر خیر
نہایت

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي الْكِتَابِ لِلَّهِ يُنْفِقُ
یقیناً گنتی مہینوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کتاب میں۔

مشہور خاص و عام ہے یا بین خیرتری پڑھنے سے اس کے آتی ہے صد بوعے عمری

ہے نام خیرتری دے تلینج ہے بھری	مقبول اس قدر ہے ہماری یہ خیرتری	باطل کو پاش کرتی ہے اور کفر کو تباہ
بے فائدہ امور سے رہتی ہے یہ بڑی	ہر احمدی کی میز پر رہتی ہے یہ دھری	کرتی ہے یہ ہمیشہ صدیقیت کی گمبیری
فضل خدا نے بخشی ہے اس کو وہ یاد رکھی	ہے دشمنوں کے واسطے تلوار اور چھری	ہر سال اس میں ہوتے ہیں معنوں نے سٹے
دکھش اموریں ہے یہ رہتی بری بھری	ہر قول اس کا صاف ہے ہر بات ہے کھری	کیا خوب یہ دکھاتی ہے اپنی سخنوری
باطل کی ہوتی دیکھی نہیں حق سے بھری	ظلمت کو دور کر کے دکھاتی ہے نور کو	تاویج سال اور دنوں کو بتاتی ہے
دینی ہے کام گویا مبلغ کا سرسبز	پڑھنے سے اس کے لوح میں آتی ہے کتری	یکسٹریڈ اس کی کر نہیں سکتے برابری

پار خودی سے باز رہی آؤ گے یا نہیں
خود پی پاک صاف بنائے گا یا نہیں

۱۹۴۰ء

احمدی خیرتری

۱۳۳۹ھ

ریوہ - پاکستان

بہت کم قیمت پر
مکتبہ انوار اسلامیہ لاہور

بہت کم قیمت پر
مکتبہ انوار اسلامیہ لاہور

بعہد خلافت

عالمیتقام ذی الاحترام شہزادہ ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام الشانی روح المعظم وزیر ابوالشیر الدین محمود احمدیہ تعالیٰ

مرتب کردہ

عاصی محمد یامین تاجر کتب آف قادیان حال دارالہجرت ریوہ پاکستان

فی کالی ہازرہ احمدی خیرتری کا تینتا لیسواں سال

ہر کی ہم کاپی

اہل اسلام اور علماء حال سے چند سوالات

(۱) ایک عیسائی پوچھتا ہے حضرت عیسیٰؑ اسی جسم کے ساتھ دوبارہ اس سے آسمان پر زندہ ہیں مگر مسلمانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں (۲) حضرت عیسیٰؑ مردے زندہ کیا کرتے تھے مگر آپ کے رسولؐ نے کوئی مردہ زندہ نہ کیا۔ (۳) حضرت عیسیٰؑ پر زندہ بنایا کرتے تھے مگر تمہارے نبیؐ نے کوئی پر زندہ نہ بنایا۔ (۴) حضرت عیسیٰؑ کو علم غیب تھا لوگ جو کچھ گھر میں کرتے کھاتے پیتے سب ان کو بتا دیتے۔ مگر تمہارے رسولؐ نے غیب دانی کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ (۵) حضرت عیسیٰؑ اندھوں کو بینا کر دیتے۔ بہروں کو شفا دیتی۔ کوڑھیوں کو اچھا کرتے۔ مگر آپ کے نبیؐ نے ایسے معجزات نہ دکھائے (۶) حضرت عیسیٰؑ کو حبیب الرحمن دیکھ دینے کے خدا نے چھت پھلوا کر آسمان پر اٹھا لیا۔ مگر تمہارے نبیؐ کو ہجرت کرنی پڑی۔ (۷) حضرت عیسیٰؑ شیر خوار ہی تھے کہ بائبل میں اور اپنے نبیؐ ہونے کا اعلان کیا۔ مگر محمد صاحب (صلعم) نے چالیس سال بعد دعویٰ کیا (۸) حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کو تمام جہانوں کی عورتوں پر فضیلت بخشی۔ مگر آپ کے نبیؐ کی والدہ کا نام قرآن میں بھی موجود نہیں۔ (۹) حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بلا باپ معجزانہ طور پر آئی۔ اندر مٹ نہ کے ذریعہ قبل از وقت بشارت ملی مگر آپ کے نبیؐ کو یہ بات حاصل نہ ہوئی۔ (۱۰) قرب قیامت جب محمدی اُمت بگڑ جائے گی ان کی اصلاح کے واسطے حضرت عیسیٰؑ ہی آسمان سے نازل ہوں گے مگر آپ کے رسولؐ کو یہ فضیلت حاصل نہیں کہ اس میں کوئی کیج پیدا ہو (۱۱) اسی طرح دوسرے منہ و دیگر دریافت کرتے ہیں اسلام میں وہ کیا وقعت ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں (۱۲) اگر کسی کی تعلیم یا خدا تعالیٰ کی ہستی کا سوال ہو تو یہ باتیں دوسروں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ (۱۳) جو باتیں اسلام منوانا چاہتا ہے وہی امور غیر مذاہب میں کرتے ہیں بالافقیار کیا بات ہے (۱۴) اگر اسلام قرآن پیش کرتا ہے تو دوسرے مذاہب دید پران۔ انجیل۔ تورات، ژند و مستند خدا تعالیٰ ہی کی کتابیں بتاتے ہیں (۱۵) اگر اسلام کے پیغمبر معجزات دکھانے رہے تو مہندوں کے دھاروں نے اس سے بڑھکر معجزے دکھائے اور عیسائیوں میں لوقا۔ مٹی۔ یوحنا وغیرہ اس سے بڑھ کر عجائبات دکھاتے ہیں۔ (۱۶) اگر اسلام پر چل کر غوث قطب خدا رسیدہ بن جاتے ہیں تو دوسرے مذاہب میں رشی مثنیٰ رامب بنتے ہیں (۱۷) اگر مسلمان اپنے دین کی اشاعت کرتے ہیں تو دوسرے مذاہب اس سے کہیں زیادہ پرچار و دمنادی کرتے ہیں (۱۸) اگر اسلام میں نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ عبادات میں تو دوسروں میں سدھیا۔ نیرتھ۔ دان۔ اداس۔ یویش۔ موجود ہیں (۱۹) اگر مسلمانوں کے پاک ہونے کی حکمت مدینہ ہے تو دوسروں کے ان کا نشی بگن ناتھ۔ بیت المقدس تبرک مقامات موجود ہیں (۲۰) پھر مسلمانوں سے ایک مسلم محقق دریافت کر سکتا ہے کہ نبی کریم (صلعم) نے جو ہر صدی پر ایک مجدد آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے بتاؤ اس صدی میں کونسا مجدد پیدا ہوا ہے (۲۱) ظہر الفساد فی البہرہ البحر کے موافق صدی کے ۸۰ سال جا چکے ہیں اب تک خدا کا برگزیدہ کوئی نہ آیا۔ (۲۲) مسلمانوں کے امیر غریب۔ عالم۔ فاضل۔ مجاہد۔ زاہد۔ صوفی۔ مشائخ۔ گدی نشین۔ حدیث کی رو سے فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ ان کی اصلاح کے لیے کوئی مصلح نہ آیا (۲۳) پچھلی تمام صدیوں میں صدی کے سر پر مجدد آتے رہے۔ مثلاً امام غزالی۔ رازی۔ ابو حنیفہ۔ عبدالقادر جیلانی۔ احمد بریلوی۔ محدث دہلوی۔ بتاؤ اس صدی میں کون آیا۔ (۲۴) تو ان وحدث کے علاوہ محی الدین ابن عربی۔ عبد العزیز ثانی۔ نعمت اللہ شاہ ولی۔ نواب عبد بن حسن خان صاحب اس چودھویں صدی میں ظہور امام مہدی کی آمد بتاتے ہیں۔ بتاؤ وہ کہاں ہے (۲۵) خواجہ حسن نظامی کہتے ہیں امام مہدی کی علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ شیخ کہتے ہیں امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ غرض جس قدر امام مہدی کے ظہور کی نشانیاں تھیں۔ وہ انہیں انہیں ہیں۔ مگر آنے والے کا اب تک پتہ نہیں مسلمانوں کو کچھ تو جواب دینا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ —————

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

خدا کے فضل اور رسم کے ساتھ
ہو اللہ

عالمی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ
کا

تازہ کلام!

ہوئی طے آدم و حوا کی منزل انس و فرشتہ سے
خدا کا قرب پائے گا نہ راحت سے نہ غفلت سے
ابھی تو بچا لے سب مسلمانوں کو ذلت سے
عز و بڑا دل رہی آباد بس اس کی محبت سے
خدا سے پیار کر دل سے اگر رہنا ہو عزت سے
اگر رہنا ہو راحت سے تو رہ کامل قناعت سے
تعلق کوئی بھی رکھنا نہ تم بغض و عداوت سے
ترجیحیہ عاجزی بالا ہے سب دنیا کی عزت سے
تراوشن بڑائی چاہتا ہے گر کسب و کار سے
طاہر علم سے مجھ کو نہ کچھ اپنی لیاقت سے
بسر کر عمر تو اپنی نہ سو سو کر نہ غفلت سے
گئی ابلیس کی تدبیر ضائع سب بہ فضل اللہ
کلم اللہ کے پیرو بنے ہیں پیرو شیطان
جہنوں نے پائی ہے اللہ کی کوئی شریعت بھی
مرے ہاتھوں تو پیدا ہو گئی ہیں الجھنیں لاکھوں
مراد و ارادہ کو تر بافتنے بیٹھا ہے جیب پانی

مگر ابلیس اندھا تھا کہ چٹا حق کی نعمت سے
یہ درجہ گرے گا تو فقط ایثار و محنت سے
کہ جو کچھ کر رہے ہیں کر رہے ہیں وہ جہالت سے
بنو زائد کر دالفت نہ ہرگز مال و دولت سے
کہ اگر ایمان کی عزت تھی مب ہوئی کی غفلت سے
کبھی بھی اتنے نہ ہو تیری زبان حریف شکایت سے
کہ مومن کو ترقی ملتی ہے ہر وجہ محبت سے
تجھے کیا کام ہے دنیا کی رفعت اور شوکت سے
تو اس کا توڑ دے تو مٹے محبت سے مروت سے
طاہر مجھ کو جو کچھ بھی سو مولیٰ کی غیبت سے
کہ ملتی ہے ہر اک عزت اطاعت سے عبادت سے
ملی ہے آدم و حوا کو خست حق کی رحمت سے
دکھایا سامری نے کیا تماشا اپنی لعنت سے
انہیں تو ٹھیک کر سکتا نہیں پر حق و حکمت سے
جو سلجھیں گی تو سلجھیں گی ترے دست مروت سے
تو دل میں خیال تک مت لاکہ وہ باتے کا خست سے

نہ مارے گا وہ آہن سے کرے کا قتل حجت سے
 الہی رحم کہ چھ پر مرا جاتا ہوں خفت سے
 تسلی پا نہیں سکتا۔ قیامت کی زیارت سے
 کبھی مت کہیںچو ماتھے اپنا تو میری کفالت سے
 نکالا تھا اسے ابلیس نے دھوکہ سے جنت سے
 کسی کا پیار بڑھ سکتا نہیں ہے اسکی چاہت سے
 کہ ہے بے زبول اس کا محمد کی عداوت سے
 نہیں کوئی ثقافت بڑھ کے اسلامی ثقافت سے
 نہ ہونا محرف ہرگز محمد کی حکومت سے
 محمد پر ہوا جلوہ تدلی کا عنایت سے
 نہ ڈران سے کھڑا ہوسا منے تو انکے جرأت سے
 کہ حل ہوتی ہے یہ مشکل دنیاؤں کی اجابت سے

مسیح کے لئے لکھا ہے وہ شیطان کو مارے گا
 مری بخشش تو دلاست ہے تیری چشم پوشی سے
 مجھے تو اے خدا دنیا میں ہی تو بخش دے جنت
 ترے در کے سوا دیکھوں نہ لازماً کسی گھر کا
 نہ بھول اے ابن آدم اپنے دادا کی حکایت کو
 خدا سے بڑھ کے تم کو چاہنے والا نہیں کوئی
 کرو دجال کو تم سرنگوں اطراف عالم میں
 کبھی مغرب کی باتوں میں نہ آتا اے مرے پیارو
 یہ ظاہر ہی غلامی ہے مگو باطن میں آزادی
 کہا تھا طور پر مونسے کو اس نے لین تو انی پر
 ترے دشمن تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جائینگے
 ہے کرنا زبیر شیطان کا بہت مشکل مگر سمجھو

خدا یا دور کر دے ساری بدیاں تو مرے دل سے
 ہوا برباد ہے میرا سکون عقیقی کی دہشت سے
 الفضل السمرقندی

تارک نماز کیلئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثاني و صلح المؤمنین کا ضروری ارشاد

میرے نزدیک جو شخص سال میں ایک نماز بھی چھوڑتا ہے اس کا وہ تارک ہے بلکہ پندرہ سال میں بھی اگر ایک نماز
 چھوڑی ہو تو وہ تارک ہے کیونکہ نماز میں ایک ایسا لطف اور سرور ہے کہ اسکی وجہ سے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑ سکتا جب تک
 کہ وہ ایک نماز توبہ کر لیا ہے پھر اس کے بعد اگر ایک بھی نماز چھوڑتا ہو تو وہ تارک کہلائیگا نماز جو ہے وہ پہلا قدم عبادت
 کا ہے جو شخص کبھی بھی نماز چھوڑتا ہو وہ یہودیوں اور ضالین میں شمار ہوگا پس جن سے خطاب ہوا ہے وہ سبھی جانیں اور
 اپنے ایمان کی فکر کریں جو شخص نماز چھوڑتا ہو اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اسکو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی موت سے
 پہلے کوئی ضرور ایسا عذاب اپنے پیش آجائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائیگا اور اس طرح بے ایمان
 ہو کر رہ گیا کیا ساری نعمت قرآنیان کر کے بھرتے وقت بے ایمان ہو کر دنیا سے جاؤ گے؟ پس نماز کو چھوڑنا کوئی
 معمولی بات نہیں عام طور پر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہ رسم کے طور پر جنبہ داری کے
 طور پر دکھاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔ (از اخبار الفضل نمبر ستمبر ۱۹۲۳ء)

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لیے شرائط بیعت

مقدس کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از ازالہ اوہام صفحہ ۳۴۷)

مفسرین تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع کیا ہے جس میں بیعت کے لیے حق کے طالبوں کو بلایا ہے۔ اس کی مجلس شرائط کی تشریح یہ ہے:-

اول: بیعت کنندہ سچے دل سے خدا کی بات کا رکے کہ اُنہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے شائبہ نہ رہے گا۔
دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بے نظری اور بے وفائی اور غیور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مطلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیا ہی جذبہ پیش آئے۔

سوم: یہ کہ بلاناغہ پخت نماز و نوافل حاکم خدا اور رسول کے ادا کر رہے گا۔ اور حتیٰ الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں ملامت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔
چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال میں رنج و راحت، غم اور کسر و نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر صورت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار ہوگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو کبھی اپنے اوپر قبول نہ کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ بکرا و درخت کو کبھی چھوڑ دے گا۔ اور فرقتی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور سکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک اس میں چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقر طاعت و معروف باندھ کر اس پر وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر و نہی و رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

تشریح خاتم النبیین و حد لائیتی بعدی

(مرقومہ حضرت سید محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ)

خاتم النبیین میں ایک لفظ خاتم ہے اور دوسرا النبیین۔ خاتم کے معنی روکنے والے یا بند کر دینے کے نہیں بلکہ خاتم کے معنی ہیں قبر اور قبر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مضمون خط یا کتاب کی تصدیق ہو جائے۔ اور معلوم ہو جاوے کہ یہ خط یا مضمون یا کتاب غیر مستند نہیں بلکہ صاحب قبر اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پس ان مضمون کی رد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیوں کے خاتم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی ہے اگر آپ کا وجود باوجود دنیا میں نہ آتا تو کسی نبی کی نبوت و جہان کی کتابوں کے محرف متبدل ہونے کے ثابت نہیں ہو سکتی تھی لیکن آنحضرت صلعم کی آمد سے تمام انبیاء گذشتہ کی تصدیق ہو گئی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ خاتم کے معنی بند کر دینے کے ہیں تو بھی یہ بات نہیں ثابت ہو سکتی کہ کسی قسم کا نبی بھی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ خاتم مضاف ہے النبیین کا۔ النبیین کا ال ضروری نہیں کہ استغراقی ہو۔ کیونکہ یہی لفظ النبیین قرآن مجید میں اور مقام پر بھی آیا ہے۔ اور وہاں سارے نبی مراد نہیں ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَیَقُولُونَ النَّبیینَ مَا لَکُمْ سَابِقَ قَتْلِہِمْ ہُوئے۔ اسی طرح خاتم النبیین میں شوکی رد سے اجازت ہے کہ ال استغراقی نہ ہو بلکہ خاص نبی مراد ہوں یعنی آپ روکنے والے ہیں خاص نبیوں کے یعنی صاحب شریعت نبیوں کے۔ اور یہ کہا بھی اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔

لائیتی بعدی میں لفظ کا ہے اور کا ہمیشہ ذات ہی کی نفی نہیں کرتا، بلکہ موصوف کی لائیتی بعدی بھی نفی کرتا ہے پس شوکی رد سے جائز ہے کہ لائیتی میں ذات کی نفی نہ ہو بلکہ موصوف کی نفی ہو۔ اس کی چند مثالیں ہیں۔ لاقیتی لاقیتی لاقیتی لاقیتی لاقیتی۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ حضرت علی کے سوا کوئی نفی نہیں اور نہ یہ کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ اس قسم کا نفی نہیں اور اس قسم کی تلوار نہیں۔ اسی طرح رسول کریم فرماتے ہیں۔ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِهَا نَحْنُ الْکِتَابُ۔ وَلَا دِیْنَ لَیْنِ وَلَا عَہْدَ لَہٗ۔ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَتُہٗ۔ پھر یہ بھی بیٹے کہ جس طرح لائیتی بعدی رسول کریم کا قول ہے اسی طرح رسول کریم کا یہ قول بھی بخاری شریف میں ہے۔ اِذَا هَلَکَ کَیْسَرُی قَلَّ کَیْسَرُی بَعْدَہٗ وَلَا اِذَا هَلَکَ قَیْصَرٌ قَلَّ قَیْصَرٌ بَعْدَہٗ۔ اگر یہاں ذات کی نفی ہو تو یہ واقعات کے خلاف ہے کیونکہ اس موجودہ قیصر کے بعد بھی اس کا بیٹا قیصر ہوا۔ اس لئے لَا قَیْصَرَ کے یہ معنی ہوئے پہلے قیصر ساقیصر نہ ہوگا۔ اسی طرح لائیتی بعدی کے معنی ہوئے۔ کہ میرے جیسا یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا۔ اور لَا قَیْصَرَ کے معنی ہم نے اسی طرح سے نہیں کیے۔ بلکہ بخاری شریف کی مشہور شرح فتح البیہادی میں اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔

قَالَ الْخَطَّابِيُّ مَعْنَاهُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ لَا یَمْلِکُ مِثْلُ مَا یَمْلِکُ هُوَ لَا قَیْصَرَ۔

اسلام کی حالتِ زار

بیکے شد دین احمد ایچ خویش دیا ر نیست
 آج بے کس دین احمد ہے نہ کوئی یار ہے۔
 برطرف سبب سلامت صد ہزاراں تن رہو د
 غرق سبیل گم رہی لاکھوں مسلمان ہو گئے
 ایں خداوندانِ نعمت ایں چنین غفلت چراست
 والداد! اس قدر غفلت ہے یہ کس واسطے
 اے مسلماناں خدا را یک نظر بر حال دین
 حالت دین پر مسلمانو کرو شد نظر
 آتش افتاد است در نقش بخیزید اے میاں
 دوڑو اے مردو لگی ہے، آگ رخت دین میں آج
 ہر زماں از بہر دین در خون دل من ہے پند
 خون میں دل جلتا ہے ہر دم دین کی خاطر مرا
 آنچہ بر مامے رود انغم کہ داند جز خدا
 جو ہمیں پہنچا ہے غم واقف ہے اس کا کبریا
 ہر کسے غمخوار مٹی اہل واقارب ہے کس
 کر رہا ہے رشتہ داروں کی ہر اک غم خوریاں
 خون دین بنیم رواں چوں کشتگانِ کربلا
 دین کا خون کشتگانِ کربلا سا ہے رواں
 جبرقم آید چو بنیم بذل شاں در کار نفس
 ہے تعجب خرچ کو دین نصیب کی خاطر ہزار
 اے کہ داری مقدرت ہم غم تائیدات دین
 مقدرت والو اگر ہے غم تائیدات دین
 اے خدا ہرگز مکن شاد آں دل تاریک را
 اس دلی تاریک کو روشن نہ کرو اے خدا
 اے برادر پنج روز ایامِ عشرت ٹا بود
 اے برادر پنج روزہ زندگی ہے بھول

کلام پاک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر کسے در کارِ خود با دین احمد کار نیست
 نفس کے بندے ہیں سب کچھ بھی نہ دین سے کار ہے
 حیف ہر چہ کہ اکھنوں نیز ہم ہشیار نیست
 چشمِ مسلم ایک بھی اب تک نہیں ہشیار ہے
 بے خود از خوابیدہ یا خود بخت دین بیدار نیست
 نیند سے جاگ کر کسی کا بخت اگر بیدار ہے
 آنچہ بے بنیم بلا حاجت اظہار نیست
 جو بلا دین پر پڑی کب قابلِ اظہار ہے
 دینش از دور کارِ مردم دیندار نیست
 جو کرے گا اس میں کوشش مسلم دیندار ہے
 محرم ایں درد ماجو عالم اسرار نیست
 راز دار اس حال کا وہ عالم اسرار ہے
 زہرے نوشیم لیکن زہرہ گفتار نیست
 زہر پیتے ہیں نہ لیکن طاقت گفتار ہے
 اے درین ایں بیکے را ہیج کس غمخوار نیست
 دین بیکس کا بھی عالم میں کوئی غمخوار ہے۔
 اے غیب ایں مرد ماں را ہر اں دلدار نیست
 حیف دین میں غلق کے کم الفت دلدار ہے
 کایں ہم جو د و سخاوت در رہ دادار نیست
 ایک در ہم بھی نہ خیرات رو دادار ہے
 لطف کن مارا نظر بر اندک بسیار نیست
 شوق سے لاؤ جو کچھ بھی اندک بسیار ہے
 آنکہ اورا فکر دین احمد مختار نیست
 جو نہ رکھتا فکر دین احمد مختار ہے
 ہائما عیش و بہار و گلشن و گلزار نیست
 عیش دنیا یہ نہ دائم گلشن و گلزار ہے۔

زمانہ حال کے مصلح کے متعلق فیصلہ کا اساطین

(رَبَّنَا آفْتَم بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ)

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و حجت کا فیصلہ فرما۔ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

ہر صدی میں مجدد و اپوزیٹ تمام دنیا جانتی ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی کیسی خطرات حالت ہے ایسے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مگر بھائی بھائی یہ یاد رکھنا ہے کہ اگر اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے تو کیوں خدا تعالیٰ اس کی حمایت کے لیے کسی عظیم الشان انسان کو کھڑا کرے اس کی حفاظت نہیں کرتا۔ اس کے جواب میں ہم یہ زور سے کہتے ہیں کہ بیشک اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے اور اسی لیے اس کا یہ وعدہ بھی ہے کہ جب کبھی اسلام پر تاریکی کا زمانہ آجیگا تو وہ اپنی طرف سے ایک خاص شخص کو کھڑا کرے اور فرشتوں کی مدد سے اس کے ثبوت میں ہمارے رسول انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ان اللہ بیعت لہذا الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من بعد لہادینہا۔ یعنی ہر صدی میں خدا تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو ان کے لیے ان کا دین نازہ کرے گا۔

موجودہ صدی میں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے شروع میں حضرت میرزا غلام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی کو کھڑا کیا، اپنی کا موجد و نبی کا اصل مقصد یہی تھا کہ اسلام کے متعلق بتائیں دوں کی جائیں اور ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کی جائے خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے خاص اعلیٰ شان مجدد کا یہی کام ہوتا ہے جو اپنے نبی کی دعا سے بعد ہی آپ کے درپہ قائم شدہ سلسلہ کا یہی کام ہے کہ سچے اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوویں اور تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو سہی مقصد کو لیتے ہوئے احمدیوں کو دنیا کے کونوں تک پہنچ گئے ہیں اور دن رات اسی کام میں مشغول ہیں خواہ کیسا ہی سخت مخالف ہو مگر اس بات کا انکار ہرگز ممکن نہیں۔

پس تمام مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے اور اسلام کی حمایت کے لیے اس کی نازل کی ہوئی نعمت کی قدر کرتے اور تصدیق کرتے اور دراجل الاماعت امام کا لشکر نمک تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت کے کام میں لگ جاتے کیونکہ یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعہ مسلمان تمام دنیا پر غالب آسکتے ہیں اور اسی طرح سے کہ جہاں میں اسلام کی ترقی و نشان و شوکت ظاہر ہو سکتی ہے اور اس کے سوائے دوسری باتوں کے کچھ بچنے پڑنے کے لیے اسلام کی ترقی ہو نہیگا خیال ہوگا کہ جہاں میں اسلام کی ترقی ہو نہیگا خیال ہوگا۔ مگر افسوس بہت تھوڑے لوگوں نے اسکو سمجھا اور اکثروں کی مخالفت کی۔ اور ایسے مقدس بزرگ کو کافر و کجیال فرار دیکر بڑے بڑے فتوے شائع کیے (نمود باللہ) کیونکہ حضرت اقدس کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔

وفات مسیح مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر سجدہ غصری زمانہ بیٹھے ہیں اور وہی آسمان اتر آویں گے حالانکہ ان کو قرآن شریف کی آیات کتابت کر کے دکھلایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور وہ مرکز واپس نہیں آتے بلکہ انیوال مسیح اسی لقب محمدؐ میں سے ایک فرد ہوگا اور وہ مسلمانوں کا امام ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیف انتم اذا انزل ابن مریم نیکم واما مکم منکم یعنی تمہارا کیا حال ہوگا۔ اس وقت جبکہ ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تم ہی میں سے تمہارا امام ہوگا۔ (بخاری)

حضرت شیخ محمد ذوالکرام

حقوق اللہ و حقوق العباد

انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے کسی تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ و دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قوی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیے کہ دشمن پکارا نہیں کہ گویہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہم سے اچھے اپنی عملی حالت کو ایسا درت رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترستی اور اتقا کے قائل ہو جائیں یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبان با توں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ دل دجھان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفار کرتے جاتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے۔ اور آئندہ کے لیے گناہوں سے باز رہنے کا عزم باندھا جائے۔ اور ساتھ ہی اس کے فعل و امداد کی درخواست کی جائے اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں ہے۔

(الحکم۔ اربتمبر ۱۹۰۷ء)

ماہِ حبیام

رکعات مقدسہ حضرت مسیح عروہ و خلیۃ الصلوٰۃ و السلام

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ حبیام میں روزہ رکھتا ہے خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنا فرمائی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مریض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے خدا کے اجر و حکم پر عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مریض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ مریض اور مسافر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عددی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(فتاویٰ احمدیہ)

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۴	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱													

مکرم محترم حافظ سید تصور حسین ضاویں مرحوم و مغفور

فضل یہ بھی ہے کہ ہم نے اسے مانا جانا
حرمت حق ہے تراخلق میں بھیجا جانا
حشر کا اور سے ممکن نہیں کھٹکا جانا
تیرے ہوتے کہیں ممکن نہیں اپنا جانا
خافا فضل پہ تو اپنے نہ اتر اچانا
رائیگاں ہرے نزدیک یہ آنا جانا
مثل زلف انکے خصال میں ہے لکھا جانا
کچھ تو واضح نہ طریق رہ تھوڑے جانا
دین سیکھا نہ کبھی دین سکھانا جانا
راہ مولیٰ میں نہ تکلیف اٹھانا جانا
اپنا دستور عمل دل کا سفینا جانا
گالیاں دینے کو اک اپنا وظیفنا جانا
بس شجاعت کا اسی فعل کو متنا جانا
جاگنا آپ نہ اوروں کو جگانا جانا
کفر کا خلق میں ہے شور مچانا جانا
ہم مسلمانوں کو کا فر ہی بنانا جانا
دین اسلام کو نادانی سے مردا جانا
ان مسلمانوں نے اللہ کو گونگا جانا
ایک بھی امت احمد میں سم آ جانا
پر عقیدے سے تو موسیٰ ہی کو اعلیٰ جانا
شاہ کونین کو مدفون مدینا جانا
خیر امت میں یہ ممکن نہیں پایا جانا

فضل حق مہدی مہود کا ہے آ جانا
قہر آتا جو نہ تو عیسیٰ دوراں آتا
تیری تعلیم اللہ مذہب کے روضہ کا ہے علاج
شکر حق غیر کی حاجت ہمیں مطلق نہ رہی
فضل مولای سے پاتا ہے برکات و نجات
قادیان کا طلب غیر میں آکر جانا
مندیدوں پر بھی الہی ہدایت نازل
علم و تحقیق ہے کہ عجیب و شکر ہے سوا
حرص و دنیا نے کیا ان کو بہت کچھ پال
ہیں وہ سرگرم تعلق و تکلف بہ بات
کہتے ہیں مانتے ہیں ہم تو حدیث و قرآن
بارز بانی بھی ہے اک ان کی شہاد دیں گے
قتل مومن کے لئے ان کی زبان تلوار
آہ غفلت کے محافوں میں پرکھتے ہیں
میشن کرتے نہیں کوئی بھی وہ معقول دلیل
مولوی بہتہ وقت بنے بیٹھے ہیں
ان کو طاعت بھی نہیں وحی و رسالت سکیم
ذات باری کی حکم کی صفت بھی ہے قدیم
امت حضرت موسیٰ میں نبی ہوں صدہا
گوچند کو شہنشاہِ رسل کہتے ہیں
آسمان پر گئے اور زندہ ہیں اتنا عیسیٰ
امت غیر میں بھی وحی و رسالت جاری

لئے کیا شامت اعمال ہے اس فرقہ کی
راستبازوں کے بھی سلطان کو جھوٹا جانا

(بدھ ۶ دسمبر ۱۹۱۱ء)

۱۹۱۰ء	دوبی	۱۹۱۱ء	شبان	۱۹۱۲ء	۱۹۱۳ء	۱۹۱۴ء	۱۹۱۵ء
۱	۱۹	۳	۱	۱۹	۱	۱۹	۱
۲	۲۰	۴	۲	۲۰	۲	۲۰	۲
۳	۲۱	۵	۳	۲۱	۳	۲۱	۳
۴	۲۲	۶	۴	۲۲	۴	۲۲	۴
۵	۲۳	۷	۵	۲۳	۵	۲۳	۵
۶	۲۴	۸	۶	۲۴	۶	۲۴	۶
۷	۲۵	۹	۷	۲۵	۷	۲۵	۷
۸	۲۶	۱۰	۸	۲۶	۸	۲۶	۸
۹	۲۷	۱۱	۹	۲۷	۹	۲۷	۹
۱۰	۲۸	۱۲	۱۰	۲۸	۱۰	۲۸	۱۰
۱۱	۲۹	۱۳	۱۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۱
۱۲	۳۰	۱۴	۱۲	۳۰	۱۲	۳۰	۱۲
۱۳	۳۱	۱۵	۱۳	۳۱	۱۳	۳۱	۱۳
۱۴	۳۲	۱۶	۱۴	۳۲	۱۴	۳۲	۱۴
۱۵	۳۳	۱۷	۱۵	۳۳	۱۵	۳۳	۱۵
۱۶	۳۴	۱۸	۱۶	۳۴	۱۶	۳۴	۱۶
۱۷	۳۵	۱۹	۱۷	۳۵	۱۷	۳۵	۱۷
۱۸	۳۶	۲۰	۱۸	۳۶	۱۸	۳۶	۱۸
۱۹	۳۷	۲۱	۱۹	۳۷	۱۹	۳۷	۱۹
۲۰	۳۸	۲۲	۲۰	۳۸	۲۰	۳۸	۲۰
۲۱	۳۹	۲۳	۲۱	۳۹	۲۱	۳۹	۲۱
۲۲	۴۰	۲۴	۲۲	۴۰	۲۲	۴۰	۲۲
۲۳	۴۱	۲۵	۲۳	۴۱	۲۳	۴۱	۲۳
۲۴	۴۲	۲۶	۲۴	۴۲	۲۴	۴۲	۲۴
۲۵	۴۳	۲۷	۲۵	۴۳	۲۵	۴۳	۲۵
۲۶	۴۴	۲۸	۲۶	۴۴	۲۶	۴۴	۲۶
۲۷	۴۵	۲۹	۲۷	۴۵	۲۷	۴۵	۲۷
۲۸	۴۶	۳۰	۲۸	۴۶	۲۸	۴۶	۲۸
۲۹	۴۷	۳۱	۲۹	۴۷	۲۹	۴۷	۲۹

وفات ابن مریم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ آخری زمانہ میں بعض لوگ حضرت مسیح کی شان میں بہت غلو کریں گے حتیٰ کہ مسلمان کہلا دیوں گے حضرت سید المرسلین کی وفات کا اقرار کرتے ہوئے اس میسج کو جو رسول گرامی یعنی اسرائیلؑ تھا زندہ قرار دینگے اسی واسطے خداوند پاک نے قرآن کریم میں نہایت وضاحت سے اس کی موت کا اعلان کیا ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کسی نبی کی وفات کا ذکر اس شدید مد سے پیش نہیں کیا گیا پس اگر مسیح انسان ہے تو اس پر بھی یہ قانون عائد ہوتا ہے کہ فیہا تمخونون و فیہا تمخونون و فیہا تمخونون یعنی تم اسی زمین میں رہو گے اور اسی میں مرے گے اور اسی سے پھر اٹھائے جاؤ گے۔ اور پھر فرمایا۔ اَلَمْ یَجْعَلْ اَکْزَرَ اَرْضٍ کِفَاتًا اَحْیَاءَ وَاَمْوَاتًا یعنی ہم نے زمین کو زندہ و مردوں کو مٹی کے لیے کافی بنا دیا ہے پھر تمام نبی نوح کو فرمایا۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ یَخْلُقُ مِمَّنْ یَّشَئُ ثُمَّ یَجْعَلْ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ضَعْفًا وَشَیْئَةً یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو ضعف سے پیدا کیا پھر قوت دی پھر ضعف اور بڑھا دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان زمانہ کے ساتھ ساتھ تغیر پذیر ہوتا جاتا ہے پس مسیحؑ آدم زاد ہونے ہوئے آسمان پر کس طرح جا سکتے ہیں کیا دوبارہ زمین تک بھی پیر فرزت مرد و نہر نہ لے کر کہوں کہ ان کا جسم تغیر نہیں ہوتا تو ربنا و خدا میں اور ان میں کیا فرق ہوا پھر اور پھر تمام نبیوں کے لیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَ مَا یَجْعَلُنَاھُمْ جَسَدًا اَلَا یَا کُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا کُلُوْا اَخِیَادِیْنِ یعنی ہم نے نبیوں کا جسم ایسا نہیں بنایا کہ کھانا نہ کھاتا ہو اور نہ وہ بہت لمبے عرصہ تک نہ رہے واپس بھی پھر مسیحؑ اور ان کی والدہ ماجدہ کیلئے فرمایا۔ کُلُوْا یَا کُلَّیْنِ الطَّعَامَ یعنی جب وہ زندہ تھے دروں کھانا کھایا کرتے تھے۔ پھر جس طرح آنحضرت صلیم کی وفات پر صحابہ کا اجماع ہوا۔ رَمَا مُحَمَّدٌ وَاَزْوَاجُہٗ سَوَیِّیَاتٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ۔ یعنی حضرت محمد صلیم صرف ایک سو اب میں آپ کے پہلے تمام رسول فوت ہو گئے ہیں اسی طرح حضرت مسیحؑ کی شان میں آیت ہے۔ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اَلَا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ یعنی مسیحؑ ابن مریم ایک رسول ہیں ان سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے اب اگر مسیح کو زندہ لیتے ہیں تو آنحضرت صلیم کو بھی زندہ مانا۔ اللہ تعالیٰ حیات مسیحؑ کے قائلوں کو سمجھ عطا فرما آمین یا سید المرسلین آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے تائید مانا۔ ہو گئے زبیر میں چھ برکت گمان

۱۹۲۰ء	۱۹۲۱ء	۱۹۲۲ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۴ء	۱۹۲۵ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲

پھر مسیحؑ کو زندہ لیتے ہیں تو آنحضرت صلیم کو بھی زندہ مانا۔ اللہ تعالیٰ حیات مسیحؑ کے قائلوں کو سمجھ عطا فرما آمین یا سید المرسلین آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے تائید مانا۔ ہو گئے زبیر میں چھ برکت گمان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی احمدیوں کو نصیحتیں!

وہ رب کو ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور باختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر قسم کے نرل اور سرخسے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ مسخر انسان کے دل کو خدا سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہوتا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں سامعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹیں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت بن سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک مزر اور نقشان سے ان کو بچاتا ہے مگر وہ درخت اور پودے جو پھیل نہ لادیں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں۔ ان کی مالک پر وہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی ان کو آکر کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑا ہر ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق پھڑکے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بیٹریں اور برکریاں روز و شب بوٹی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کوئی باز پرس ہوئی ہے سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند سیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی دبا کو یا آفت کو تم پر لگنے ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ (ملفوظات ۲۵۸)

ایکریل	ایکریل	ایکریل	ایکریل
جمعہ	۱	۲۰	۱
ہفتہ	۲	۲۱	۲
اتوار	۳	۲۲	۳
پیر	۴	۲۳	۴
منگل	۵	۲۴	۵
بدھ	۶	۲۵	۶
جمعرات	۷	۲۶	۷
جمعہ	۸	۲۷	۸
ہفتہ	۹	۲۸	۹
اتوار	۱۰	۲۹	۱۰
پیر	۱۱	۳۰	۱۱
منگل	۱۲	۳۱	۱۲
بدھ	۱۳	۱	۱۳
جمعرات	۱۴	۲	۱۴
جمعہ	۱۵	۳	۱۵
ہفتہ	۱۶	۴	۱۶
اتوار	۱۷	۵	۱۷
پیر	۱۸	۶	۱۸
منگل	۱۹	۷	۱۹
بدھ	۲۰	۸	۲۰
جمعرات	۲۱	۹	۲۱
جمعہ	۲۲	۱۰	۲۲
ہفتہ	۲۳	۱۱	۲۳
اتوار	۲۴	۱۲	۲۴
پیر	۲۵	۱۳	۲۵
منگل	۲۶	۱۴	۲۶
بدھ	۲۷	۱۵	۲۷
جمعرات	۲۸	۱۶	۲۸
جمعہ	۲۹	۱۷	۲۹
ہفتہ	۳۰	۱۸	۳۰

منظور احمد بھیروی کے دلی جذبات

محبوبوں ایسا دل و جاں سے خدا کی ذات میں
وہ ہی وہ آئے نظر حرکات میں سکتا میں
نور دین پھیلا دیا امصار میں دیہات میں
کیوں نہ اس عیبی سے بڑھ کر ہو یہ برکات میں
کچھ کمی اس نے نہ کی پر دین کی خدمات میں
لگ گئی کافی صداقت ان کو الہامات میں
کیا سزا ان کی ہے دیکھا احمدی دعوات میں
گریقیں آتا نہیں تو دیکھ لو مشکوت میں
کیدیا کہنا تھا جو میں نے انہیں کلمات میں
گھیرے سارے جہاں کو حرکت و برکات میں
جلد پھیلا دے ہدایت اپنی مخلوقات میں
کیا کہوں اسلام کے ناکفہ نہ حالات میں
لیکچروں میں یا رسالوں اور اخبارات میں
نور دکھلاتے ہیں تحریرات و تقریرات میں
پر عمل اس پر نہیں جو کچھ ہے تحریرات میں
آپ حامی ان کا ہو دنیا کی تکلیفات میں
کچھ تو جہی نہیں تعلیم مستورات میں
کو دے ان کو بھی مکمل صوم میں صلوات میں
اک سے اک آگے بڑھے صدقا میں خیرات میں
وقت پر آمد دین دینی ضروریات میں
وہاں ترقی دن بدن بے خرچ اخراجات میں
دین میں دنیا میں رنج و راحت و آفات میں
حیث اب بھی گرنے ہوں تہذیبیہ عادات میں

پڑ گناہوں سے تو ہوں منظور پر کیا منکر ہے

کیا نہیں حصہ میرا مولے کے انعامات میں

(از بدھ ۲۸ راکت ۱۳۷۸ء)

تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۱	۱۹	۲	۱	۱
۲	۲۰	۵	۲	۲
۳	۲۱	۶	۳	۳
۴	۲۲	۷	۴	۴
۵	۲۳	۸	۵	۵
۶	۲۴	۹	۶	۶
۷	۲۵	۱۰	۷	۷
۸	۲۶	۱۱	۸	۸
۹	۲۷	۱۲	۹	۹
۱۰	۲۸	۱۳	۱۰	۱۰
۱۱	۲۹	۱۴	۱۱	۱۱
۱۲	۳۰	۱۵	۱۲	۱۲
۱۳	۳۱	۱۶	۱۳	۱۳
۱۴	۱	۱۷	۱۴	۱۴
۱۵	۲	۱۸	۱۵	۱۵
۱۶	۳	۱۹	۱۶	۱۶
۱۷	۴	۲۰	۱۷	۱۷
۱۸	۵	۲۱	۱۸	۱۸
۱۹	۶	۲۲	۱۹	۱۹
۲۰	۷	۲۳	۲۰	۲۰
۲۱	۸	۲۴	۲۱	۲۱
۲۲	۹	۲۵	۲۲	۲۲
۲۳	۱۰	۲۶	۲۳	۲۳
۲۴	۱۱	۲۷	۲۴	۲۴
۲۵	۱۲	۲۸	۲۵	۲۵
۲۶	۱۳	۲۹	۲۶	۲۶
۲۷	۱۴	۳۰	۲۷	۲۷
۲۸	۱۵	۳۱	۲۸	۲۸
۲۹	۱۶	۱	۲۹	۲۹
۳۰	۱۷	۲	۳۰	۳۰
۳۱	۱۸	۳	۳۱	۳۱

ہمدردی خلق و نمونہ اخلاق

روزنودہ عالیحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میری قویہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہے اور میں نمازیں صرف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تودرکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ خیریں اور مہندوں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لا ابا لی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں با بر سر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالعظیم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر بچتر برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خطا سے پڑنے کو کہا۔ مگر اس نے اسے جھڑپیاں دیکر بٹھا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لیکر بٹھ گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ بٹھنا تو پڑا۔ اور ثواب سے بھی محروم رہا۔ (از ملفوظات ۴۴۲)

۱۔ اچیت۔ بیباک یعنی مارچ اپریل میں عام طور پر ہوا التزام صحت مند رستی و منوری یعنی سیر کرنے کا برابر التزام رکھا جائے۔ ۲۔ جیبے رٹا یعنی مٹی جون۔ دن میں ایک بار حضور صا دوپہر کے وقت ہنرور کچھ دیر کے بیٹے سونا چاہیئے۔

۳۔ ساون بھادوں یعنی جولائی اگست۔ دن میں کئی بار یا کم از کم ایک بار رہانے کا التزام رکھا جائے۔

۴۔ اسوج۔ کانگ یعنی تمبرا کتو ہمیں کچھ بھوک رکھ کر کھانا کھایا جائے۔

۵۔ باقی مہینوں یعنی نومبر دسمبر۔ جنوری فروری۔ ان میں احتیاط رہے جس طرح چاہے انتظام رکھا جاوے۔

۱۹۰۶ء	جون	۱۹۰۶ء	۱۹۰۶ء	۱۹۰۶ء	۱۹۰۶ء
بدھ	۱	۴	۱۹	۱	۱
جمعرات	۲	۵	۲۰	۲	۲
جمعہ	۳	۸	۲۱	۳	۳
مفتیہ	۴	۹	۲۲	۴	۴
اتوار	۵	۱۰	۲۳	۵	۵
پیر	۶	۱۱	۲۴	۶	۶
منگل	۷	۱۲	۲۵	۷	۷
بدھ	۸	۱۳	۲۶	۸	۸
جمعرات	۹	۱۴	۲۷	۹	۹
جمعہ	۱۰	۱۵	۲۸	۱۰	۱۰
مفتیہ	۱۱	۱۶	۲۹	۱۱	۱۱
اتوار	۱۲	۱۷	۳۰	۱۲	۱۲
پیر	۱۳	۱۸	۳۱	۱۳	۱۳
منگل	۱۴	۱۹	۱	۱۴	۱۴
بدھ	۱۵	۲۰	۲	۱۵	۱۵
جمعرات	۱۶	۲۱	۳	۱۶	۱۶
جمعہ	۱۷	۲۲	۴	۱۷	۱۷
مفتیہ	۱۸	۲۳	۵	۱۸	۱۸
اتوار	۱۹	۲۴	۶	۱۹	۱۹
پیر	۲۰	۲۵	۷	۲۰	۲۰
منگل	۲۱	۲۶	۸	۲۱	۲۱
بدھ	۲۲	۲۷	۹	۲۲	۲۲
جمعرات	۲۳	۲۸	۱۰	۲۳	۲۳
جمعہ	۲۴	۲۹	۱۱	۲۴	۲۴
مفتیہ	۲۵	۳۰	۱۲	۲۵	۲۵
اتوار	۲۶	۳۱	۱۳	۲۶	۲۶
پیر	۲۷	۱	۱۴	۲۷	۲۷
منگل	۲۸	۲	۱۵	۲۸	۲۸
بدھ	۲۹	۳	۱۶	۲۹	۲۹
جمعرات	۳۰	۴	۱۷	۳۰	۳۰

صدائے شیر

پاکیزہ کلام فرمودہ عالیحضرت ماجتازہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

ایسا نہ ہو کہ تو بے سے پہلے شکار ہو
 کیا اس سے فائدہ جو فک کا شکار ہو
 قربان اس کے چہرہ پہ پروانہ وار ہو
 دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو
 مجھ کو آرزو ہے کہ تو با وقت رہو
 اور اس کے غم میں اگھ توی شکا نہ ہو
 بس تیری زندگی کا اسی پر مدار ہو
 تجھ کو تو چاہیے کہ خدا پر نثار ہو
 ہر دم اسی کے عشق کا سر میں خمار ہو
 تجھ کو بس ایک آرزو سے وصل یار ہو
 اس بات سے کوئی تیرا مانع ہزار ہو
 مجھ پر بھی اک نظر میرے پور دگار ہو
 دل کو ترے کبھی بھی نہ اک جاں قرار ہو
 میں اس سنبھل کے نفس دلی پر سوار ہو
 نا صبح ہو دل ترانہ کہ یہ خاکسار ہو
 تجھ کو بھی کو تم کا قرب و حور ہو

سر پر کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو
 دندہ خدا سے دل لگنا دیہی ہے ٹھیک
 اس شمعِ رُود کو دیکھ لے اک آنکھ بھی جو تُو
 سینہ ترا ہو دھنِ حُرس و ہوا داز
 جاہ و جلال و نثارے غانی پر لات مار
 ہونے کچھ کہ روزِ جزا کی نلی ہوئی
 یا د خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور
 کیوں ہو رہا ہے عشقِ بُناں میں خراب
 کچھ کو اسی کا شوق ہو ہر دلت ہر گھڑی
 خالی ہو دل ہوائے متاعِ جہان سے
 یا حبیب سے نہ ہو غافل کبھی بھی تو
 طالبِ نیکو نماز کا بولِ مدلول سے ہیں
 تسکینِ دل تو چاہتا ہے گر تو چاہیے
 ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ منہ کے بل
 آگاہ کچھ کو تیری ہدی پر کسے ضمیر
 آج بھی دعا ہے کہ روزِ جزا نصیب

از پذیرش مهری ۱۹۰۹

احمد ششم احمد ششم - خستری بذاکیریه

احمدی ختبری کا مینتا البیوں سال

اسلام کی سب سے بڑی کامیابیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تیس سال تک قادیان میں چھپتی رہی تیرہ سال سے ہمیشہ پاکستان سے شائع ہوتی ہے۔ بجز اللہ اس میں ہمیشہ ہی تبلیغی اخلاقی، مذہبی دلچسپ کارآمد و مفید مضامین و مزج کئے جاتے ہیں۔ یہ سالانہ تحفہ دوستوں کو باوجود مرغوب ہونے کے ان کی محلات میں اضافہ کا موجب ضرور ہے اور دیگر احباب کے لیے بھی ان کی بہت کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے آمین ثم آمین محمد ربین المسلمین خود

۱۹۹۰	۱۹۸۰	۱۹۷۰	۱۹۶۰	۱۹۵۰
۱	۱۶	۶	۱	پیر
۲	۱۸	۸	۲	منگل
۳	۱۹	۹	۳	بدھ
۴	۲۰	۱۰	۴	جمعرات
۵	۲۱	۱۱	۵	جمعہ
۶	۲۲	۱۲	۶	ہفتہ
۷	۲۳	۱۳	۷	اتوار
۸	۲۴	۱۴	۸	پیر
۹	۲۵	۱۵	۹	منگل
۱۰	۲۶	۱۶	۱۰	بدھ
۱۱	۲۷	۱۷	۱۱	جمعرات
۱۲	۲۸	۱۸	۱۲	جمعہ
۱۳	۲۹	۱۹	۱۳	ہفتہ
۱۴	۳۰	۲۰	۱۴	اتوار
۱۵	۳۱	۲۱	۱۵	پیر
۱۶	۳۲	۲۲	۱۶	منگل
۱۷	۳	۲۳	۱۷	بدھ
۱۸	۴	۲۴	۱۸	جمعرات
۱۹	۵	۲۵	۱۹	جمعہ
۲۰	۶	۲۶	۲۰	ہفتہ
۲۱	۷	۲۷	۲۱	اتوار
۲۲	۸	۲۸	۲۲	پیر
۲۳	۹	۲۹	۲۳	منگل
۲۴	۱۰	۳۰	۲۴	بدھ
۲۵	۱۱	۳۱	۲۵	جمعرات
۲۶	۱۲	۱	۲۶	جمعہ
۲۷	۱۳	۲	۲۷	ہفتہ
۲۸	۱۴	۳	۲۸	اتوار
۲۹	۱۵	۴	۲۹	پیر
۳۰	۱۶	۵	۳۰	منگل
۳۱	۱۷	۶	۳۱	بدھ

انکشاف ختم نبوت

”فیضانِ خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند“

دریا ہی نہیں کرتے ہیں کوزے میں جری بند

گر چاہیں تو کر سکتے ہیں شیشے میں پری بند

کیا کہنا شجاعت کا تری حضرت انساں
جب سیر و سیاحت کے لیے حبیب میں بچھا
ہمت سے تری بندھے خشکی نہ تری بند
نے شرک خفی بندھے شرک جہلی بند
پھر شملہ و کشمیر نہ ہے کوہ مری بند
اک بند ہے ان پر تو فقط راہ نبی بند
فیضانِ خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند
صدیق ہیں شہداء میں زبیاں نہ ولی بند
جسٹس لبوں کی ہی نہیں شہ لبی بند
کیوں کوثر نبوی کا ہوا بند توج

کیوں مصطفویٰ فیض کو بند آپ ہیں کرتے

اب تک نہیں دنیا میں اگر بولہبی بند

کافر پہ کشادہ ہیں اگر قبر کے کوچے
شیطان کی گراہ زنی باقی ہے ایک
مغضوب کی عنالین کی آمد کے سلسل
محس طرح تیرا وعدہ ان غلی سے
گر زلف بنانے کو ہے شانہ کی غرور
جب تک ہے شہنشاہ کے انھوں میں محکوت
مرثیہ کے جگر بند کے آنے پر نبوت
کی اٹھیں گی اس باغ سے بلبل کی حدیث
مومن پہ ہوئی کس لیے رحمت کی گلی بند
کس وقت ملائک کی ہوئی راہ بری بند
انھیں علیکم کی ہوئی کس لڑی بند
جب دوسری جانب ہو تو لائے غلی بند
بکونکر یہ بنے گی جو ہوئی شانہ گری بند
نئے تاج سے مفقود نہ ہے نابھوری بند
ہم آپ کی نائنگے گراں وقت رہی بند
برقت جہاں رہتے ہوں غنچہ و گل بند

کیا فائدہ پھر حبیب میں رکھنے کا پیار

جب وقت کی پڑتال پہ پاتے ہو گھڑی بند

(از حسن رہتاسی مرحوم و منور)

۱۹۱۰ء	۱۹۱۱ء	۱۹۱۲ء	۱۹۱۳ء	۱۹۱۴ء	۱۹۱۵ء	۱۹۱۶ء	۱۹۱۷ء	۱۹۱۸ء	۱۹۱۹ء	۱۹۲۰ء	۱۹۲۱ء	۱۹۲۲ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۴ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۹ء	۱۹۳۰ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۲ء	۱۹۳۳ء	۱۹۳۴ء	۱۹۳۵ء	۱۹۳۶ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۸ء	۱۹۳۹ء	۱۹۴۰ء	۱۹۴۱ء	۱۹۴۲ء	۱۹۴۳ء	۱۹۴۴ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۶ء	۱۹۴۷ء	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ء	۱۹۵۲ء	۱۹۵۳ء	۱۹۵۴ء	۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء	۱۹۶۷ء	۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء	۱۹۷۳ء	۱۹۷۴ء	۱۹۷۵ء	۱۹۷۶ء	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء	۱۹۸۴ء	۱۹۸۵ء	۱۹۸۶ء	۱۹۸۷ء	۱۹۸۸ء	۱۹۸۹ء	۱۹۹۰ء	۱۹۹۱ء	۱۹۹۲ء	۱۹۹۳ء	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء	۱۹۹۸ء	۱۹۹۹ء	۲۰۰۰ء	۲۰۰۱ء	۲۰۰۲ء	۲۰۰۳ء	۲۰۰۴ء	۲۰۰۵ء	۲۰۰۶ء	۲۰۰۷ء	۲۰۰۸ء	۲۰۰۹ء	۲۰۱۰ء	۲۰۱۱ء	۲۰۱۲ء	۲۰۱۳ء	۲۰۱۴ء	۲۰۱۵ء	۲۰۱۶ء	۲۰۱۷ء	۲۰۱۸ء	۲۰۱۹ء	۲۰۲۰ء	۲۰۲۱ء	۲۰۲۲ء	۲۰۲۳ء	۲۰۲۴ء	۲۰۲۵ء	۲۰۲۶ء	۲۰۲۷ء	۲۰۲۸ء	۲۰۲۹ء	۲۰۳۰ء	۲۰۳۱ء	۲۰۳۲ء	۲۰۳۳ء	۲۰۳۴ء	۲۰۳۵ء	۲۰۳۶ء	۲۰۳۷ء	۲۰۳۸ء	۲۰۳۹ء	۲۰۴۰ء	۲۰۴۱ء	۲۰۴۲ء	۲۰۴۳ء	۲۰۴۴ء	۲۰۴۵ء	۲۰۴۶ء	۲۰۴۷ء	۲۰۴۸ء	۲۰۴۹ء	۲۰۵۰ء	۲۰۵۱ء	۲۰۵۲ء	۲۰۵۳ء	۲۰۵۴ء	۲۰۵۵ء	۲۰۵۶ء	۲۰۵۷ء	۲۰۵۸ء	۲۰۵۹ء	۲۰۶۰ء	۲۰۶۱ء	۲۰۶۲ء	۲۰۶۳ء	۲۰۶۴ء	۲۰۶۵ء	۲۰۶۶ء	۲۰۶۷ء	۲۰۶۸ء	۲۰۶۹ء	۲۰۷۰ء	۲۰۷۱ء	۲۰۷۲ء	۲۰۷۳ء	۲۰۷۴ء	۲۰۷۵ء	۲۰۷۶ء	۲۰۷۷ء	۲۰۷۸ء	۲۰۷۹ء	۲۰۸۰ء	۲۰۸۱ء	۲۰۸۲ء	۲۰۸۳ء	۲۰۸۴ء	۲۰۸۵ء	۲۰۸۶ء	۲۰۸۷ء	۲۰۸۸ء	۲۰۸۹ء	۲۰۹۰ء	۲۰۹۱ء	۲۰۹۲ء	۲۰۹۳ء	۲۰۹۴ء	۲۰۹۵ء	۲۰۹۶ء	۲۰۹۷ء	۲۰۹۸ء	۲۰۹۹ء	۲۱۰۰ء	۲۱۰۱ء	۲۱۰۲ء	۲۱۰۳ء	۲۱۰۴ء	۲۱۰۵ء	۲۱۰۶ء	۲۱۰۷ء	۲۱۰۸ء	۲۱۰۹ء	۲۱۱۰ء	۲۱۱۱ء	۲۱۱۲ء	۲۱۱۳ء	۲۱۱۴ء	۲۱۱۵ء	۲۱۱۶ء	۲۱۱۷ء	۲۱۱۸ء	۲۱۱۹ء	۲۱۲۰ء	۲۱۲۱ء	۲۱۲۲ء	۲۱۲۳ء	۲۱۲۴ء	۲۱۲۵ء	۲۱۲۶ء	۲۱۲۷ء	۲۱۲۸ء	۲۱۲۹ء	۲۱۳۰ء	۲۱۳۱ء	۲۱۳۲ء	۲۱۳۳ء	۲۱۳۴ء	۲۱۳۵ء	۲۱۳۶ء	۲۱۳۷ء	۲۱۳۸ء	۲۱۳۹ء	۲۱۴۰ء	۲۱۴۱ء	۲۱۴۲ء	۲۱۴۳ء	۲۱۴۴ء	۲۱۴۵ء	۲۱۴۶ء	۲۱۴۷ء	۲۱۴۸ء	۲۱۴۹ء	۲۱۵۰ء	۲۱۵۱ء	۲۱۵۲ء	۲۱۵۳ء	۲۱۵۴ء	۲۱۵۵ء	۲۱۵۶ء	۲۱۵۷ء	۲۱۵۸ء	۲۱۵۹ء	۲۱۶۰ء	۲۱۶۱ء	۲۱۶۲ء	۲۱۶۳ء	۲۱۶۴ء	۲۱۶۵ء	۲۱۶۶ء	۲۱۶۷ء	۲۱۶۸ء	۲۱۶۹ء	۲۱۷۰ء	۲۱۷۱ء	۲۱۷۲ء	۲۱۷۳ء	۲۱۷۴ء	۲۱۷۵ء	۲۱۷۶ء	۲۱۷۷ء	۲۱۷۸ء	۲۱۷۹ء	۲۱۸۰ء	۲۱۸۱ء	۲۱۸۲ء	۲۱۸۳ء	۲۱۸۴ء	۲۱۸۵ء	۲۱۸۶ء	۲۱۸۷ء	۲۱۸۸ء	۲۱۸۹ء	۲۱۹۰ء	۲۱۹۱ء	۲۱۹۲ء	۲۱۹۳ء	۲۱۹۴ء	۲۱۹۵ء	۲۱۹۶ء	۲۱۹۷ء	۲۱۹۸ء	۲۱۹۹ء	۲۲۰۰ء	۲۲۰۱ء	۲۲۰۲ء	۲۲۰۳ء	۲۲۰۴ء	۲۲۰۵ء	۲۲۰۶ء	۲۲۰۷ء	۲۲۰۸ء	۲۲۰۹ء	۲۲۱۰ء	۲۲۱۱ء	۲۲۱۲ء	۲۲۱۳ء	۲۲۱۴ء	۲۲۱۵ء	۲۲۱۶ء	۲۲۱۷ء	۲۲۱۸ء	۲۲۱۹ء	۲۲۲۰ء	۲۲۲۱ء	۲۲۲۲ء	۲۲۲۳ء	۲۲۲۴ء	۲۲۲۵ء	۲۲۲۶ء	۲۲۲۷ء	۲۲۲۸ء	۲۲۲۹ء	۲۲۳۰ء	۲۲۳۱ء	۲۲۳۲ء	۲۲۳۳ء	۲۲۳۴ء	۲۲۳۵ء	۲۲۳۶ء	۲۲۳۷ء	۲۲۳۸ء	۲۲۳۹ء	۲۲۴۰ء	۲۲۴۱ء	۲۲۴۲ء	۲۲۴۳ء	۲۲۴۴ء	۲۲۴۵ء	۲۲۴۶ء	۲۲۴۷ء	۲۲۴۸ء	۲۲۴۹ء	۲۲۵۰ء	۲۲۵۱ء	۲۲۵۲ء	۲۲۵۳ء	۲۲۵۴ء	۲۲۵۵ء	۲۲۵۶ء	۲۲۵۷ء	۲۲۵۸ء	۲۲۵۹ء	۲۲۶۰ء	۲۲۶۱ء	۲۲۶۲ء	۲۲۶۳ء	۲۲۶۴ء	۲۲۶۵ء	۲۲۶۶ء	۲۲۶۷ء	۲۲۶۸ء	۲۲۶۹ء	۲۲۷۰ء	۲۲۷۱ء	۲۲۷۲ء	۲۲۷۳ء	۲۲۷۴ء	۲۲۷۵ء	۲۲۷۶ء	۲۲۷۷ء	۲۲۷۸ء	۲۲۷۹ء	۲۲۸۰ء	۲۲۸۱ء	۲۲۸۲ء	۲۲۸۳ء	۲۲۸۴ء	۲۲۸۵ء	۲۲۸۶ء	۲۲۸۷ء	۲۲۸۸ء	۲۲۸۹ء	۲۲۹۰ء	۲۲۹۱ء	۲۲۹۲ء	۲۲۹۳ء	۲۲۹۴ء	۲۲۹۵ء	۲۲۹۶ء	۲۲۹۷ء	۲۲۹۸ء	۲۲۹۹ء	۲۳۰۰ء	۲۳۰۱ء	۲۳۰۲ء	۲۳۰۳ء	۲۳۰۴ء	۲۳۰۵ء	۲۳۰۶ء	۲۳۰۷ء	۲۳۰۸ء	۲۳۰۹ء	۲۳۱۰ء	۲۳۱۱ء	۲۳۱۲ء	۲۳۱۳ء	۲۳۱۴ء	۲۳۱۵ء	۲۳۱۶ء	۲۳۱۷ء	۲۳۱۸ء	۲۳۱۹ء	۲۳۲۰ء	۲۳۲۱ء	۲۳۲۲ء	۲۳۲۳ء	۲۳۲۴ء	۲۳۲۵ء	۲۳۲۶ء	۲۳۲۷ء	۲۳۲۸ء	۲۳۲۹ء	۲۳۳۰ء	۲۳۳۱ء	۲۳۳۲ء	۲۳۳۳ء	۲۳۳۴ء	۲۳۳۵ء	۲۳۳۶ء	۲۳۳۷ء	۲۳۳۸ء	۲۳۳۹ء	۲۳۴۰ء	۲۳۴۱ء	۲۳۴۲ء	۲۳۴۳ء	۲۳۴۴ء	۲۳۴۵ء	۲۳۴۶ء	۲۳۴۷ء	۲۳۴۸ء	۲۳۴۹ء	۲۳۵۰ء	۲۳۵۱ء	۲۳۵۲ء	۲۳۵۳ء	۲۳۵۴ء	۲۳۵۵ء	۲۳۵۶ء	۲۳۵۷ء	۲۳۵۸ء	۲۳۵۹ء	۲۳۶۰ء	۲۳۶۱ء	۲۳۶۲ء	۲۳۶۳ء	۲۳۶۴ء	۲۳۶۵ء	۲۳۶۶ء	۲۳۶۷ء	۲۳۶۸ء	۲۳۶۹ء	۲۳۷۰ء	۲۳۷۱ء	۲۳۷۲ء	۲۳۷۳ء	۲۳۷۴ء	۲۳۷۵ء	۲۳۷۶ء	۲۳۷۷ء	۲۳۷۸ء	۲۳۷۹ء	۲۳۸۰ء	۲۳۸۱ء	۲۳۸۲ء	۲۳۸۳ء	۲۳۸۴ء	۲۳۸۵ء	۲۳۸۶ء	۲۳۸۷ء	۲۳۸۸ء	۲۳۸۹ء	۲۳۹۰ء	۲۳۹۱ء	۲۳۹۲ء	۲۳۹۳ء	۲۳۹۴ء	۲۳۹۵ء	۲۳۹۶ء	۲۳۹۷ء	۲۳۹۸ء	۲۳۹۹ء	۲۴۰۰ء	۲۴۰۱ء	۲۴۰۲ء	۲۴۰۳ء	۲۴۰۴ء	۲۴۰۵ء	۲۴۰۶ء	۲۴۰۷ء	۲۴۰۸ء	۲۴۰۹ء	۲۴۱۰ء	۲۴۱۱ء	۲۴۱۲ء	۲۴۱۳ء	۲۴۱۴ء	۲۴۱۵ء	۲۴۱۶ء	۲۴۱۷ء	۲۴۱۸ء	۲۴۱۹ء	۲۴۲۰ء	۲۴۲۱ء	۲۴۲۲ء	۲۴۲۳ء	۲۴۲۴ء	۲۴۲۵ء	۲۴۲۶ء	۲۴۲۷ء	۲۴۲۸ء	۲۴۲۹ء	۲۴۳۰ء	۲۴۳۱ء	۲۴۳۲ء	۲۴۳۳ء	۲۴۳۴ء	۲۴۳۵ء	۲۴۳۶ء	۲۴۳۷ء	۲۴۳۸ء	۲۴۳۹ء	۲۴۴۰ء	۲۴۴۱ء	۲۴۴۲ء	۲۴۴۳ء	۲۴۴۴ء	۲۴۴۵ء	۲۴۴۶ء	۲۴۴۷ء	۲۴۴۸ء	۲۴۴۹ء	۲۴۵۰ء	۲۴۵۱ء	۲۴۵۲ء	۲۴۵۳ء	۲۴۵۴ء	۲۴۵۵ء	۲۴۵۶ء	۲۴۵۷ء	۲۴۵۸ء	۲۴۵۹ء	۲۴۶۰ء	۲۴۶۱ء	۲۴۶۲ء	۲۴۶۳ء	۲۴۶۴ء	۲۴۶۵ء	۲۴۶۶ء	۲۴۶۷ء	۲۴۶۸ء	۲۴۶۹ء	۲۴۷۰ء	۲۴۷۱ء	۲۴۷۲ء	۲۴۷۳ء	۲۴۷۴ء	۲۴۷۵ء	۲۴۷۶ء	۲۴۷۷ء	۲۴۷۸ء	۲۴۷۹ء	۲۴۸۰ء	۲۴۸۱ء	۲۴۸۲ء	۲۴۸۳ء	۲۴۸۴ء	۲۴۸۵ء	۲۴۸۶ء	۲۴۸۷ء	۲۴۸۸ء	۲۴۸۹ء	۲۴۹۰ء	۲۴۹۱ء	۲۴۹۲ء	۲۴۹۳ء	۲۴۹۴ء	۲۴۹۵ء	۲۴۹۶ء	۲۴۹۷ء	۲۴۹۸ء	۲۴۹۹ء	۲۵۰۰ء	۲۵۰۱ء	۲۵۰۲ء	۲۵۰۳ء	۲۵۰۴ء	۲۵۰۵ء	۲۵۰۶ء	۲۵۰۷ء	۲۵۰۸ء	۲۵۰۹ء	۲۵۱۰ء	۲۵۱۱ء	۲۵۱۲ء	۲۵۱۳ء	۲۵۱۴ء	۲۵۱۵ء	۲۵۱۶ء	۲۵۱۷ء	۲۵۱۸ء	۲۵۱۹ء	۲۵۲۰ء	۲۵۲۱ء	۲۵۲۲ء	۲۵۲۳ء	۲۵۲۴ء	۲۵۲۵ء	۲۵۲۶ء	۲۵۲۷ء	۲۵۲۸ء	۲۵۲۹ء	۲۵۳۰ء	۲۵۳۱ء	۲۵۳۲ء	۲۵۳۳ء	۲۵۳۴ء	۲۵۳۵ء	۲۵۳۶ء	۲۵۳۷ء	۲۵۳۸ء	۲۵۳۹ء	۲۵۴۰ء	۲۵۴۱ء	۲۵۴۲ء	۲۵۴۳ء	۲۵۴۴ء	۲۵۴۵ء	۲۵۴۶ء	۲۵۴۷ء	۲۵۴۸ء	۲۵۴۹ء	۲۵۵۰ء	۲۵۵۱ء	۲۵۵۲ء	۲۵۵۳ء	۲۵۵۴ء	۲۵۵۵ء	۲۵۵۶ء	۲۵۵۷ء	۲۵۵۸ء	۲۵۵۹ء	۲۵۶۰ء	۲۵۶۱ء	۲۵۶۲ء	۲۵۶۳ء	۲۵۶۴ء	۲۵۶۵ء	۲۵۶۶ء	۲۵۶۷ء	۲۵۶۸ء	۲۵۶۹ء	۲۵۷۰ء	۲۵۷۱ء	۲۵۷۲ء	۲۵۷۳ء	۲۵۷۴ء	۲۵۷۵ء	۲۵۷۶ء	۲۵۷۷ء	۲۵۷۸ء	۲۵۷۹ء	۲۵۸۰ء	۲۵۸۱ء	۲۵۸۲ء	۲۵۸۳ء	۲۵۸۴ء	۲۵۸۵ء	۲۵۸۶ء	۲۵۸۷ء	۲۵۸۸ء	۲۵۸۹ء	۲۵۹۰ء	۲۵۹۱ء	۲۵۹۲ء	۲۵۹۳ء	۲۵۹۴ء	۲۵۹۵ء	۲۵۹۶ء	۲۵۹۷ء	۲۵۹۸ء	۲۵۹۹ء	۲۶۰۰ء	۲۶۰۱ء	۲۶۰۲ء	۲۶۰۳ء	۲۶۰۴ء	۲۶۰۵ء	۲۶۰۶ء	۲۶۰۷ء	۲۶۰۸ء	۲۶۰۹ء	۲۶۱۰ء	۲۶۱۱ء	۲۶۱۲ء	۲۶۱۳ء	۲۶۱۴ء	۲۶۱۵ء	۲۶۱۶ء	۲۶۱۷ء	۲۶۱۸ء	۲۶۱۹ء	۲۶۲۰ء	۲۶۲۱ء	۲۶۲۲ء	۲۶۲۳ء	۲۶۲۴ء	۲۶۲۵ء	۲۶۲۶ء	۲۶۲۷ء	۲۶۲۸ء	۲۶۲۹ء	۲۶۳۰ء	۲۶۳۱ء	۲۶۳۲ء	۲۶۳۳ء	۲۶۳۴ء	۲۶۳۵ء	۲۶۳۶ء	۲۶۳۷ء	۲۶۳۸ء	۲۶۳۹ء	۲۶۴۰ء	۲۶۴۱ء	۲۶۴۲ء	۲۶۴۳ء	۲۶۴۴ء	۲۶۴۵ء	۲۶۴۶ء	۲۶۴۷ء	۲۶۴۸ء	۲۶۴۹ء	۲۶۵۰ء	۲۶۵۱ء	۲۶۵۲ء	۲۶۵۳ء	۲۶۵۴ء	۲۶۵۵ء	۲۶۵۶ء	۲۶۵۷ء	۲۶۵۸ء	۲۶۵۹ء	۲۶۶۰ء	۲۶۶۱ء	۲۶۶۲ء	۲۶۶۳ء	۲۶۶۴ء	۲۶۶۵ء	۲۶۶۶ء	۲۶۶۷ء	۲۶۶۸ء	۲۶۶۹ء	۲۶۷۰ء	۲۶۷۱ء	۲۶۷۲ء	۲۶۷۳ء	۲۶۷۴ء	۲۶۷۵ء	۲۶۷۶ء	۲۶۷۷ء	۲۶۷۸ء	۲۶۷۹ء	۲۶۸۰ء	۲۶۸۱ء	۲۶۸۲ء	۲۶۸۳ء	۲۶۸۴ء	۲۶۸۵ء	۲۶۸۶ء	۲۶۸۷ء	۲۶۸۸ء	۲۶۸۹ء	۲۶۹۰ء	۲۶۹۱ء	۲۶۹۲ء	۲۶۹۳ء	۲۶۹۴ء	۲۶۹۵ء	۲۶۹۶ء	۲۶۹۷ء	۲۶۹۸ء	۲۶۹۹ء	۲۷۰۰ء	۲۷۰۱ء	۲۷۰۲ء	۲۷۰۳ء	۲۷۰۴ء	۲۷۰۵ء	۲۷۰۶ء	۲۷۰۷ء	۲۷۰۸ء	۲۷۰۹ء	۲۷۱۰ء	۲۷۱۱ء	۲۷۱۲ء	۲۷۱۳ء	۲۷۱۴ء	۲۷۱۵ء	۲۷۱۶ء	۲۷۱۷ء	۲۷۱۸ء	۲۷۱۹ء	۲۷۲۰ء	۲۷۲۱ء	۲۷
-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	----

کامل مومنوں کی علامتیں

جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں چار عظیم الشان آسمانی تائیدیں کا کامل مقتبوں اور کامل مومنوں کیلئے وعدہ دیا ہے۔ اور وہی کامل مومن کی شناخت کے لیے کامل علامتیں ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

اول یہ کہ مومن کامل کو خدا تعالیٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں یعنی پیش از وقوع خوشخبری ملے گی جو اس کی مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں اس کو بتائی جاتی ہیں۔
دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے موثر غیبی کھلتے ہیں جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطے داروں سے متعلق ہوں بلکہ جو کچھ دنیا میں قضاء و قدر نازل ہو نیوالی ہے یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آئندہ اسے ہیں ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اذفا خبر دی جاتی ہے۔

سوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے۔
چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں

ان چاروں علامتوں میں مومن کامل نسبتی طور پر دوسروں پر غالب رہتا ہے۔

راسمانی فیصلہ ۲۷

محانت نیما حکم المومنین جلیفۃ المسیح الثانی یا اللہ تعالیٰ میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما سرکس تھیٹر وغیرہ غرض کسی تماشے میں بالکل نہ جاکے اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کیلئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں سینما کے منتقل میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک و رائے کے اخلاق کیلئے مہلک ہے۔ اسلئے قطعاً منع ہونا چاہیے۔ مگر میں ہمیشہ کیلئے اسکی ممانعت نہیں کرتا کیونکہ یہ جو امت کی ضرورت ہو جاتی ہے فی الحال ضرورت دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں سینما کے منتقل میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت اسے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناپچنے والی بنا دیا ہے اور سینما جگہ

۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء
منگل	۱	۱۱	۱۶	۱	۱
بدھ	۲	۱۲	۱۷	۲	۲
جمعرات	۳	۱۳	۱۸	۳	۳
جمعہ	۴	۱۴	۱۹	۴	۴
ہفتہ	۵	۱۵	۲۰	۵	۵
اتوار	۶	۱۶	۲۱	۶	۶
پیر	۷	۱۷	۲۲	۷	۷
منگل	۸	۱۸	۲۳	۸	۸
بدھ	۹	۱۹	۲۴	۹	۹
جمعرات	۱۰	۲۰	۲۵	۱۰	۱۰
جمعہ	۱۱	۲۱	۲۶	۱۱	۱۱
ہفتہ	۱۲	۲۲	۲۷	۱۲	۱۲
اتوار	۱۳	۲۳	۲۸	۱۳	۱۳
پیر	۱۴	۲۴	۲۹	۱۴	۱۴
منگل	۱۵	۲۵	۳۰	۱۵	۱۵
بدھ	۱۶	۲۶	۳۱	۱۶	۱۶
جمعرات	۱۷	۲۷	۳۲	۱۷	۱۷
جمعہ	۱۸	۲۸	۳۳	۱۸	۱۸
ہفتہ	۱۹	۲۹	۳۴	۱۹	۱۹
اتوار	۲۰	۳۰	۳۵	۲۰	۲۰
پیر	۲۱	۳۱	۳۶	۲۱	۲۱
منگل	۲۲	۳۲	۳۷	۲۲	۲۲
بدھ	۲۳	۳۳	۳۸	۲۳	۲۳
جمعرات	۲۴	۳۴	۳۹	۲۴	۲۴
جمعہ	۲۵	۳۵	۴۰	۲۵	۲۵
ہفتہ	۲۶	۳۶	۴۱	۲۶	۲۶
اتوار	۲۷	۳۷	۴۲	۲۷	۲۷
پیر	۲۸	۳۸	۴۳	۲۸	۲۸
منگل	۲۹	۳۹	۴۴	۲۹	۲۹
بدھ	۳۰	۴۰	۴۵	۳۰	۳۰

۴۴ کے اشتراق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی

مرثیہ حضرت علی علیہ السلام

ردیف	مرثیہ	ردیف	مرثیہ
------	-------	------	-------

۱	۱۶	۱۱	۱	جمہرات
۲	۱۸	۱۲	۲	جمعہ
۳	۱۹	۱۳	۳	مہفتہ
۴	۲۰	۱۴	۴	اتوار
۵	۲۱	۱۵	۵	پیر
۶	۲۲	۱۶	۶	منگل
۷	۲۳	۱۷	۷	بدھ
۸	۲۴	۱۸	۸	جمہرات
۹	۲۵	۱۹	۹	جمعہ
۱۰	۲۶	۲۰	۱۰	مہفتہ
۱۱	۲۷	۲۱	۱۱	اتوار
۱۲	۲۸	۲۲	۱۲	پیر
۱۳	۲۹	۲۳	۱۳	منگل
۱۴	۳۰	۲۴	۱۴	بدھ
۱۵	۳۱	۲۵	۱۵	جمہرات
۱۶	۳۲	۲۶	۱۶	جمعہ
۱۷	۳۳	۲۷	۱۷	مہفتہ
۱۸	۳۴	۲۸	۱۸	اتوار
۱۹	۳۵	۲۹	۱۹	پیر
۲۰	۳۶	۳۰	۲۰	منگل
۲۱	۳۷	۳۱	۲۱	بدھ
۲۲	۳۸	۳۲	۲۲	جمہرات
۲۳	۳۹	۳۳	۲۳	جمعہ
۲۴	۴۰	۳۴	۲۴	مہفتہ
۲۵	۴۱	۳۵	۲۵	اتوار
۲۶	۴۲	۳۶	۲۶	پیر
۲۷	۴۳	۳۷	۲۷	منگل
۲۸	۴۴	۳۸	۲۸	بدھ
۲۹	۴۵	۳۹	۲۹	جمہرات
۳۰	۴۶	۴۰	۳۰	جمعہ
۳۱	۴۷	۴۱	۳۱	مہفتہ

جب حضرت علی نے کیا کوچ جہاں سے
مناز ہوئے رحمت وانعام جہاں سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
مریم کا پسر عیسیٰ بنی صاحب انجیل
مشغول شب و روز پیسج و بہنہ لیل
افسوس کہ اس قوم سے وہ فرقہ بد نے
توریت میں لکھا ہے جو کوئی پرہیزگار
اور جھوٹا بنی قتل کی تکلیف ہے کجا
ملعون اور فاسق کا کبھی رنج نہ ہوگا
کم نخواستی نے اس زعم سے عیسے کو ستایا
منسوب کیے رنج دیئے قید کرایا
مولیٰ مجھے تو موت عیسیٰ سے بچانا
آئی یہ صدا سے پیر پیار سے عیسے
یعنی نہ تو مردودوں کے ماہ سے مرگیا
پر تجھ سے ابھی کام بہت لیوینگے پیار
جب کان میں آئی یہ ندا لکھن و پیاری
اور عجز سے سجدے میں جھکا وہ گئی زاری
جس وقت کہ مظلوم کو زنداں ککالا
مردودوں نے مظلوم اور سبکیں کو ستایا
بے درووں نے بے رحمی سے لکڑی پر چڑھایا
گو مینوں سے کفار نے تن چور کیا تھا
القصد بفضل و بہ کرم خالق بیکتا
دشمنوں پہ لگایا گیا جو مرہم جینے
کنہیر میں اہ جاؤ بڑا حکم خدا کا
یہ شے ہی باندھی کمر ہمت سرداں

اور داخل جنت ہوئے وہ عزت و شاک
جاری تھی یہ آواز فرشتوں کی زباں سے
تبلیغ کو پورا کیا اور مرگئے عیسیٰ
ما مور خدا راہ نما مہبط جبریل
مبعوث ہوئے حق سے پئے قوم برائیل
از حد دیئے رنج اس کو عذاب ان احد نے
ملعون ہے فاسق وہ جہنم میں گرے گا
اللہ اسے داخل جنت نہ کرے گا
دوزخ کا عذاب اس کے کبھی قح نہ ہوگا
مظلوم پہ الزام بغاوت نہ لگایا
مظلوم بعد عجز سنن لب پہ یہ لایا
بنیوں کی طرح اپنی طرف توجہ کو اٹھانا
راقی متوفیق نہ کر سکا تو اصلا
ہم طبعی موت مار تو ہے زیب
جب مار نیگے تب رفع تجھے یونگے پیار
بس شے ہی خوش ہو گیا وہ فاسق باری
یاں حج ہوا صبح ہی وہ فرقہ داری
وہ ظلم کیے جن سے یہی تھی نہ و بالا
ملعون کہا جبر کیا رسم نہ کھایا
خالق نے مگرموت عیسیٰ سے بچایا
رحماں نے مگر قتل سے معصوم کیا تھا
کفار کے حملوں سے یہ حضرت عیسیٰ
اچھے ہوئے سب غم تو پھر حکم یہ پہنچا
کچھ لوگ دلیں دیکھتے ہیں راستہ تیرا
ہمراہ لیا ماں کو کیا سفر کا سامان

یعنی ظلی طور پر حاصل ہو سکتی ہیں جس قدر سالک کی استغداد ہوگی ضرور پر تو نور کا پڑے گا۔ زندہ اسلام اسی عقیدہ کا نام ہے مگر جو لوگ امامت و خلافت و صدیقیت کو پہلے اماموں پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یا یوں کہو کہ اسلام کی بے جان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے قرآن شریف کی رو سے انسان کی بھاری دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو۔ خور سے پڑھا چاہیے اس آیت کو اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ محمد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے رشتہ ہو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ فقط رشتہ پر مار کر نامزدوں کا کام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور ذوی القربیٰ میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف و مرشد کے لحاظ سے مرگز نہیں وقال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

تیسرا: یہ کہ یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ قرآن شریف اب تک کسی کے تصرف سے بھلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں کہ کوئی شخص اس کو غار میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے۔ یہ ان لوگوں کا بہتان ہے جن کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں۔

چوتھے یہ عقیدہ بھی رکھنا ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ ابو بکر اور عمر فاروق اور حضرت ذوالنورین اور حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رب واقعی دین میں امین تھے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین میں سچے امین مذہب کے تواجہ ہمارے یہ شکل تھا کہ قرآن شریف کی کسی آیت کو معجائب اللہ بنا سکتے بلاشبہ بیانات سچے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور خشق پیدا کر چکے جس قدر ہمیں ان نبیوں بزرگواروں کے امین ہونے پر ایمان ہوگا اگر ہم ایک ذرہ بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کسی قرآن شریف کی عظمت کے بارے میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے اہل سنت و الجماعت قرآن شریف کو دیکھتے ہیں اور اس کو لبید محبت حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں برکت پائی نہیں جاتی۔ مثلاً مجھے تجھ سے معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ اہل سنت و الجماعت میں سے قرآن شریف کا کھانا ہو گا مگر کیا کوئی شیعہ اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں دس پندرہ بھی حافظ ہیں بلکہ میرے خیال میں تو ایک شیعہ حافظ بھی شکل سے نکلتے گا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ وہی ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تحفیر دیکھتے ہیں مگر ان ایمان کا گھٹا ہے والفاظ مجاہدہ الاثاق و پانچویں: دعوت کیلئے یہ ضروری عقیدہ ہے کہ شرک سے مکمل پرہیز کرے اگر یہ تمام اوصاف کسی شیعہ میں پائے جائیں تو اس کی حالت عمدہ ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بعیت میں داخل ہو۔

سوم بعیت کے مفاد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آجائے اور خدا تعالیٰ کے غضب سے

ڈر کر ہر ایک طریق نامہ انصافی چھوڑ دے جو شخص عہد انما انصافی پر جہاد نہ چاہتا ہے وہ دراصل حقیقتِ بیعت سے
 غافل ہے ہم اس مسافر خانہ میں صرف تھوڑے عہدہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ تہا اپنے عقاید
 اور اخلاق اور اعمال کو درست کر کے اور حسبِ مرضیاتِ الہی اپنے نفس کو نیا کر اس مولاکریم کی رضا مندی حاصل
 کریں سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا نہیں
 کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے
 ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اور اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کیلئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں
 اپنی ریاسنوں مالکیتوں سے بے دخل کئے گئے وطن سے کالے کئے اور اعلاءِ کلمۃ الاسلام کے لئے صدمہ اتر رہے اپنے
 تئیں معجزِ ہلاکت میں ڈالا ان کی شان جیسا کہ چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی نا انصافی ہے درحقیقت اگر ہم
 انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نظر سے نگاہ کریں تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس
 ہیں ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اس کی حسن خدمات اور ذاتی لیاقتوں کے ہوا کرتی ہے سو جیسے صحابہ کرام
 رضی اللہ عنہم کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت
 ثابت نہیں ہو سکتی مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں کیا وہ صرف اسی قدر ہے کہ ایک
 نابکار و بیادار کے ہاتھ پر انہوں نے محبت نہیں کی۔ اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر شیخی ائیماء
 ہے جو انہیں پیش آگیا اگر اس کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جاپنا جائے
 جو انہوں نے تمام عمر محض اعلاءِ کلمۃ اسلام کیلئے اُکمل اور اتم طور پر پوری کی فقیر نے تو کیا ایک شخص ائیماء کو اس
 کچھ نسبت ہو سکتی ہے؟ اللہ جل شانہ کا کسی سے رشتہ نہیں جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری
 اختیار کر گیا دی اس کا مقرب ہو گا آنحضرت صلعم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا البتہ تو اسے زندہ رہے جیسے ظلم
 رضی اللہ عنہما کی اولاد دیا دوسری بیٹیوں کی اولاد سو خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق
 ہیں خواہ خواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا جو شخص محض خدا تعالیٰ کیلئے کسی سے محبت رکھتا ہے اس کو چاہیئے
 کہ خدا تعالیٰ سے خوف کرے دیکھے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس نے کیا کیا عہدہ کام کیا ہے نا حق فضیلت اس کو
 نہ دیوے کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کو فضیلت پیدا ہو جاتی ہے خاص کہ ذرا سے رشتہ سے
 جو تو اسے ہوتا ہے کتنا حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا اور آنحضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ۔ مگر
 کیا یہ رشتہ انہیں کچھ کام آیا پس یقیناً سمجھنا چاہیئے کہ اہلبیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں
 ہے نہ کہ امام حسن حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی کی وجہ سے
 جن لیا سو وہ اپنی راہنمائی کی وجہ سے کالی ہیں نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 نواسے ہوئی کی وجہ سے کیونکہ نواسے تو اور بھی تھے کیونکہ نواسہ ہونا خدا تعالیٰ کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک
 کیا حقیقت رکھتا ہے؟

لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی داروقی کے چینی کمالات منتزل ہیں ان بزرگوں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کیے جو نبی اور رسول کہنے ہیں جو شخص ان کے احسان کا منکر ہووے وہ خدا تعالیٰ کا کافر ہے اگر ہم ذبح بھی کیے جائیں تو بھی برگز راستی کو چھوڑ نہیں سکتے غلام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں اور محققین حقیقت پر نظر ڈالنے ہیں عوام جلدی سے کسی کو کافر کسی کو بے دین کہہ دیتے ہیں اور محققین اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتے اگر ہم صدیقی اور فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیں لکھیں تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین نفروں کے سوا کہ وہ انکارِ بعیت کی وجہ سے کربلا کے میدان میں روکے گئے اور شہید کئے گئے کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں بیشک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بعیت نہیں کی۔ مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے بزرگوار باپ کے قدم پر کیوں نہ چلے باپ تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو زعم ان کے مرتد سے بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمول بادشاہوں میں سے تھے بعیت کر لی اور بیٹے نے اپنے باپ کے طریق پر اعتراض کر کے ایک فاسق کی بھی بعیت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی۔ بہر حال یہ اتفاقی حادثہ تھا جو امام صاحب کو پیش آیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجہ کا صرف یہی ایک حادثہ ہے جس کو محض غلو اور انصافی کی وجہ سے آسمان سے کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے اور میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ان سے بقول آپ کے لاپرواہی ثواب کا طریق ہے یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ دنیا دار العمل ہے اور میدانِ حشر میں مراتب لمحاظ اعمال ملیں گے۔ پس جس کے دل میں امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی عظمت ہے کہ وہ اب دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہیے کہ اس کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھہرنگے ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے کہ خواہ کسی کو افضل ٹھہرایا جائے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی افضلیت ہی کافی ہے کہ وہ نواسے تھے یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا کیونکہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں ہے ایک ذرا سادہ نشہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنی روکیاں نہیں اور نواسے بھی کئی تھے کس کس کی ہم پرستش کریں یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے ان کو مکہ عند اللہ اٹھیں۔ مجھے پھر خدا تعالیٰ نے کھول دیا ہے کہ اس زمانہ کا ارتقاء صدیقی اکثر ہے بعض لوگوں کو یہ بھی دھوکا لگا ہوا ہے کہ وہ مناقب کسی بزرگ کے پیش کر دیا کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ مثلاً حضرت علیؑ کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔ اور امام حسینؑ کے حق میں یہ فرمایا ہے۔ مگر یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کی مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم مثال ہے صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے حق میں اس قدر تعریف کلمات نبوی پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگواروں کو نبی قرار دیا گیا مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب

کوئی چیز نہیں عرف طرح طرح کے پیرایہ میں ہے مومنوں کی تعریفیں ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں زیادہ بزرگ کون ہے؟ ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہیے کہ اس کی طرف اللہ جل شانہ بابت فرماتا ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ لِمَنْ رَزَقْنَاهُ اب حاصِل کلام یہ ہے کہ محبت کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی و انصافی سے دست بردار ہو جائے کیونکہ محبت راہ راست حاصل کرنے کے لیے ہے اگر ہر حال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر قائم کیا گیا تو پھر محبت سے حاصل ہی کیا ہے۔

ہر کجا شمع ہرایت یافتہ بردانہ باش گر خردمند ی پے راہ بدی دیوانہ باش
چہارم۔ اگرچہ اٹھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانونِ فطرت کی رو سے بھی مندرگی کیلئے بھی مناسب ہی معلوم ہوتا ہے اگر اٹھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھیں تو نماز ہو جاتی ہے مالکی بھی شیخوں کی طرح اٹھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں سنون دی ہے جو اوپر بیان ہوا۔ اس قدر اختلاف محبت کا کچھ خارج نہیں اگرچہ حدیث صحیحہ میں اس کا کچھ نام و نشان نہیں۔

پنجم۔ یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانِ دل کے پانچواں درجہ کی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا تو غایت درجہ کے دوست یا غایت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان کسی مقبول خدا تعالیٰ سے غایت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جاوے اور اس کی خاک پا ہو جاوے تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیلِ مدارج یا ان کیلئے حجت کے نشان پاتا ہے اور اس کی برکت و محبت سے اس کے حیدراتِ نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں اور ذوق و محبت بڑھتی جاتی ہے اور دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ اس پر ظاہر فرماتا ہے کہ شخص محبوبان اور مقبولان الہی میں سے ہے اور عادت اللہ تعالیٰ سے ایسی جاری ہے کہ جیسے درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے تو اس کا ایمان کامل کرنے کیلئے کئی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ پیشتر آزمائشِ صدق کے نتیجہ میں اعمالی درجہ کی ارادت و محبت کسی کی نسبت پیدا کی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقتِ طبعی اور حقیقی طور پر جو اعلیٰ درجہ کی ارادت اور قربان ہو کر ہے بغیر پوری آزمائش کے نہیں ہو سکتی۔ مگر طالب حق اللہ جل شانہ کی توفیق سے کسی قدر قربانی سے یہ تکلیف مندوں کا پیرا بن لینا ہے۔ پھر غنایتِ الہی سے مشاہدہ برکاتِ حق وہ تکلفِ طبیعت میں داخل ہو جاتا ہے اسیلئے اور اہل بیت بھی آہستہ آہستہ مراتبِ عرفان کو پہنچے ہیں مگر دراصل سے انہوں نے وہ خدمات اپنے ذمہ لیں جو بجز کامل ارادت کے ظہور میں نہیں آسکتیں اور غایت درجہ کے دشمن پر جو مرد مقبول کرامات کا ظہور ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب دشمنِ نادان ایک ولی اللہ سے عداوت شروع کرتا ہے اور بروقت قول یا فعل سے اس کے دہے آزار دہتا ہے آخر ایک دن خیرتِ الہی جوش مارتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من عادائی لی ولینا فتد ازنتہ للحرب اسیلئے یہ اصولی نہایت صحیح ہے کہ جس کو کرامات کے دیکھنے کا شوق ہو وہ یا غنایت درجہ کا دوست ہو جائے یا غنایت درجہ کا دشمن۔ کرامات باز بچہ اطفال نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ کھیل کی طرح دکھلائی جائیں اللہ جل شانہ اور اس کے وفادار بندے غیر اللہ سے لاپرواہ ہیں خواہ مخواہ بازی گردن کی طرح

کرشمہ نائی ان کی عادت نہیں اگرچہ اولیاء اللہ پر کرامات الہی بارش کی طرح برسنی ہیں لیکن غیر حب تک کہ پورا دودھ یا پورا دشمن نہ ہوا انوار کے مشابہت کے لیے نصیب رہتا ہے اس عاجز نے سولہ ہزار اشتہار کرامت نائی کے لئے شائع کئے تھے اور شرط یہ تھی کہ اگر کوئی مخالف منکر کرامات ہو تو ایک برس تک ہمارے دروازے پر آکر بیٹھے۔ اس کا خرچہ دیا جائیگا۔ اس اشتہار سے اللہ جل شانہ کی غرض سہی تھی کہ اس پابندی سے ہر شخص ایک سال تک آکر بیٹھے گا جو تہارا دشمن ہوگا۔

ششم۔ اس میں شک نہیں ہے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ یہ عاجز نبیوں کی طرح اصلاح خلق کیلئے مامور ہو کر آیا ہے اور دل میں بہت خواہش ہے کہ وہ کرامات الہی جو یہ عاجز دیکھ رہا ہے لوگ بھی دیکھیں لیکن خدا تعالیٰ اپنے قانون قدیم سے تنجاوز نہیں کرتا۔ دوسرے کامل بنا چاہیے یا دشمن کامل بنا یا سانی نشان ظاہر ہوں۔ ہاں ایک طریق اور ہے آپ اس کو بجا لا سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ کا عقیدہ اب تک یہ ہے کہ بارہ اماموں کو جس قدر فضیلت ہے وہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کو حاصل نہیں۔ غایت درجہ اصحاب کبار بادشاہوں کی طرح ہیں اور اس عاجز کا یہ عقیدہ کہ اصحاب کبار کے مقابل بارہ امام کچھ بھی جہیز نہیں بلکہ اصحاب کبار کی محبت اور ان کا فخر اور ان کی ترقی ایمان کا موجب ہے۔ قرآن شریف میں سب از ابو بکر صدیق کے خاص طور پر کسی اہل بیت کا ذکر نہیں اور یہ بھی میرا عقیدہ ہے کہ صحابہ کے بعد اہل بیت ہیں امام ہوئے ہیں وہ اپنے کلمات میں بے مثل نہیں بلکہ ایسے لوگ ہمیشہ ہوتے ہیں۔ اور میرا شک کہ ارادہ سے اس بات کا کہنا اپنے محل پر ہے کہ ان اماموں کے درجے کے موافق ایک میں بھی ہوں اور اس سے زیادہ مجھ پر بھی انعامات الہی ہیں جس کو آپ سمجھ نہیں سکتے نہ اس زمانہ کی خلقت سمجھ سکتی ہے اب اگر اس دعویٰ میں ہیں راستی پر نہیں ہوں تو میری طرف سے غلام سادہ ہے کہ شیعوں کے بزرگ میرے اشتہار کے موافق مباہلہ اور مقابلہ کے لیے آئیں بے شک وہ آئیں تو اللہ جل شانہ ان کی پردہ دری کرے گا اور بعد ازاں کی تائید میں وہ انوار دکھلایا گیا جو ہمیشہ اپنے خادم بندوں کے لئے دکھلا تا رہا ہے اس طریق سے آپ کرامات کو مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ آپ مقدس رکھتے ہیں کہ کسی شیعہ جہتہ کو دو چلہ ہزار روپیہ دیکر میرے دروازہ پر پہنچا دیں اور مقابلہ کرادیں۔ ہاں تا سبیاہ روپیہ شود ہر کہ در خوش ہاست۔

ہفتم۔ موافق شرائط مطبوعہ کے تشریری ہمیت بھی ہو سکتی ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے وقت صفا میسر آیا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ رب صاحبوں کے لیے دعا کر دکھا۔ واللہ اعلم علی من اتبع الهدی۔

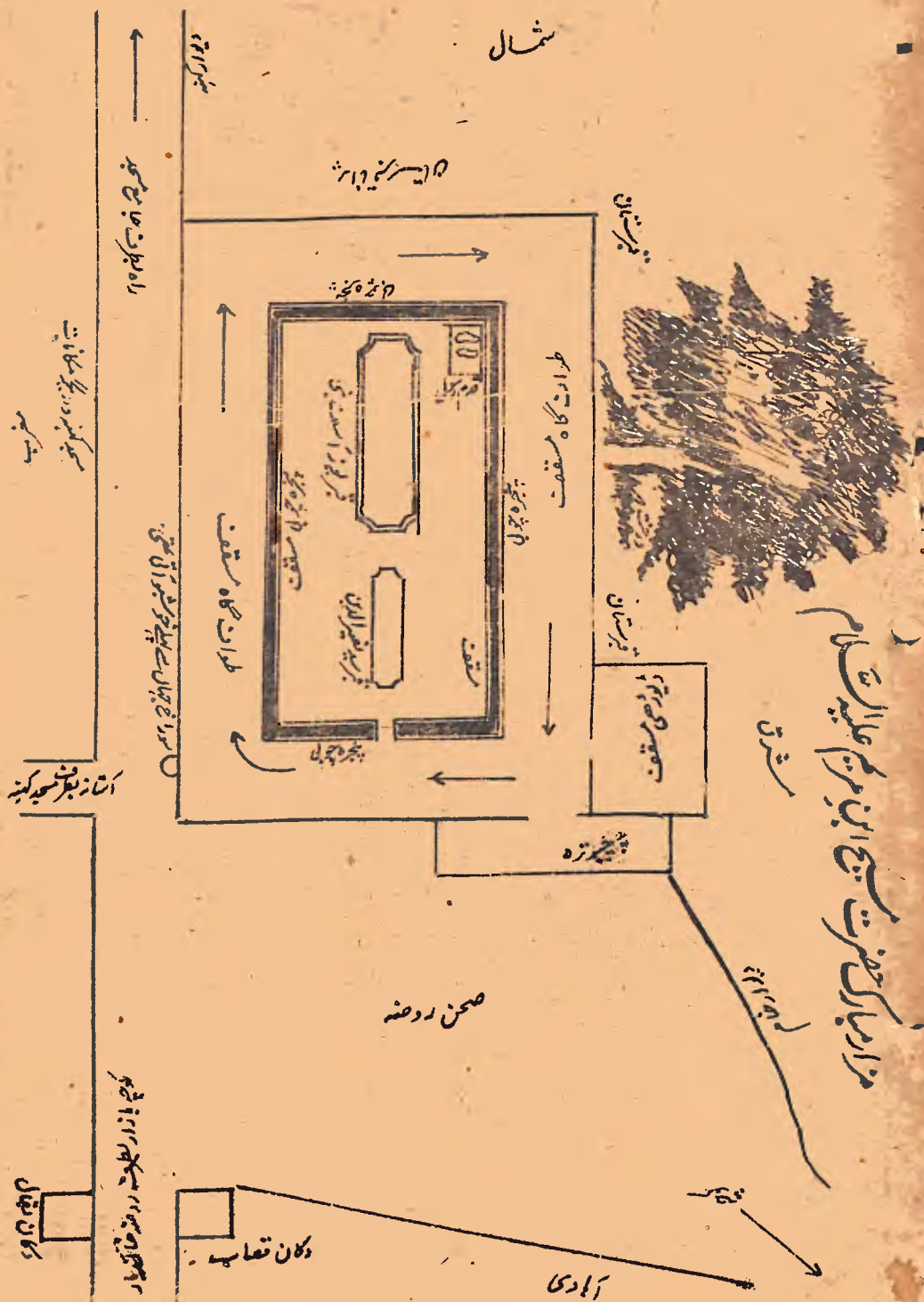
یہ چند سطر محض نصیحت کی راہ سے لکھی گئیں۔

گر نیاید بگوش رغبت کس

پر رسولان بلاغ باشند و بس

مقول از رسالہ الحق سیما کوٹ جلد ۲ نمبر ۳ ماہ جنوری ۱۸۹۲ء

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یونان اور جیزس یا آؤز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں یہ ان کا مزار ہے اور بموجب شہادت کثیر کے محروگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری لنگو محلہ خان یار میں ہے۔



حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تحریر
برصدا قبر مبارک حضرت علی علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے فضل اور کم سے مخالفوں کو ذلیل کرنے کیلئے اور اس قلم کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جو مرتضیٰ میں
 مصلحان یا رہیں یوز آصف کے نام سے قبر موجود ہے وہ حقیقت بلا شک و شبہ حضرت علی علیہ السلام کی قبر ہے۔ مرہم علیہ جس پر طب کی
 نثر و کتاب بلکہ اس سے زیادہ گواہی دے رہی ہے اس بات کا پہلا ثبوت ہے کہ جناب سیح علیہ السلام نے صلیب کے نجات پائی تھی وہ ہرگز
 صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اس مرہم کی تفصیل میں کھلی کھلی عبارتوں میں طبیوں نے لکھا ہے کہ یہ مرہم ہر بقطہ اور ہر سرا کے زخم کیلئے
 بنائی جاتی ہے اور حضرت علی علیہ السلام کی چوٹوں کیلئے تیار ہوئی تھی یعنی ان زخموں کیلئے جو آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر تھے یہاں
 مرہم کے ثبوت میں سیکر پاس بعضی وہ طبی کتابیں بھی ہیں جو قریباً سات سو برس کی قلمی لکھی ہوئی ہیں صلیب صرف مسلمان نہیں ہیں۔
 بلکہ عیسائی یودی اور مجوسی بھی ہیں جن کی کتابیں اب تک موجود ہیں فیصلہ دوم کے کتب خانہ میں بھی رومی زبان میں ایک قرآءین
 تھی اور واقعہ صلیب کے دو سو برس گزرنے سے پہلے ہی اکثر کتابیں دنیا میں شائع ہو چکی تھیں پس بنیاد اس مسئلہ کی کہ حضرت
 مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور خود انجیلوں سے پیدا ہوئی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور پھر مرہم علیہ نے علی تحقیقات کے
 رنگ میں اس ثبوت کو دکھلادیا۔ پھر بعد اس کے وہ انجیل جو حال میں تبت سے دستیاب ہوئی اس نے صاف گواہی دی کہ حضرت
 علیہ ہر درہندوستان کے ملک میں آئے ہیں اس کے بعد اور بہت سی کتابوں سے اس واقعہ کا پتہ لگا۔ اور تاویح کشمیر غلطی جو
 قریباً دو سو برس کی تصنیف ہے اس کے صفحہ ۸۲ میں لکھا ہے کہ سید فیصل الدین کے حزار کے پاس جو دوسری قبر ہے عام خیال ہے کہ یہ
 ایک پیغمبر کی قبر ہے۔ اور پھر یہی نورخ اسی صفحہ میں لکھتا ہے کہ ایک شہزادہ کشمیر میں کسی اور ملک سے آیا تھا اور زہد و تقویٰ اور
 ریاضت اور عبادت میں وہ کامل درجہ پر ہوا وہی خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہوا اور کشمیر میں آ کر کشمیریوں کی دعوت میں مشغول ہوا
 جس کا نام یوز آصف ہے اور اکثر صاحب کشف خصوصاً ملا خانیات اللہ جو راقم کا مرشد ہے فرما گئے ہیں کہ اس قبر سے برکات
 نبوت ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ عبارت تاریخ اعظمی کی فارسی میں ہے جس کا ترجمہ کیا گیا۔ اور محمد بن ایگلو اور نیش کا لچ میگزین
 ستمبر ۱۸۹۶ء اور اکتوبر ۱۸۹۶ء میں تقریباً یو لو کتاب شہزادہ یوز آصف جو مرزا صفدر علی صاحب مرحوم فوج سرکار نظام
 نے لکھی ہے تحریر کیا ہے کہ یوز آصف کے مشہور وقت میں جو ایشیا اور یورپ میں شہرہ آفاق ہو چکے پادریوں نے کچھ کمیزی کر دی
 ہے یعنی یوز آصف کے سوانح میں جو حضرت مسیح کی تعلیم اور اخلاق سے بہت مشابہ ہے شاید یہ سخریری پادریوں نے اپنی طرف سے
 زیادہ کر دی ہیں۔ لیکن یہ خیال سراسر سادہ لوحی کی بنا پر ہے۔ بلکہ پادریوں کو اس وقت یوز آصف کے سوانح ملے ہیں جبکہ
 اس سے پہلے تمام ہندوستان اور کشمیر میں مشہور ہو چکے تھے۔ اور اس ماک کی پرانی کتابوں میں اس کا ذکر ہے اور اب تک وہ کتابیں
 موجود ہیں پھر پادریوں کو تحریف کیلئے کیا عجائز شے تھی۔ ان پادریوں کا یہ خیال کہ شاید حضرت مسیح کے حواری اس ملک میں
 آئے ہونگے اور یہ سخریری یوز آصف کے سوانح میں انکی ہیں یہ سراسر غلط خیال ہے بلکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یوز آصف حضرت مسیح